Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم!!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بے ساختہ

از_سہیرا_اویس

!!!!....حازم! حازم بیٹا اٹھ جاؤ

!!..دیکھو آٹھ بج گئے ہیں

،حازم 'جو' اتنی دیر سے اپنے بیڈ کے پاس کھڑی امی کی آوازوں پر ہل کر بھی نہیں دے رہا تھا،

وہ ٹائم کا سن کر بجلی کی تیزی سے اٹھا،"امی میں نے آپ کو بولا تھا کہ مجھے سات بجے اٹھائیے گا" وہ چہرے پر پریشانی سے بولا، سجائے ناراضگی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوئے جبکہ امی اس کی بات کا جواب دیے بغیر مسکراتے

کمرے سے چلی گئیں۔

حازم نے اٹھ کر سائڈ ٹیبل پر پڑے سیل فون کو اٹھا کر ٹائم

دیکھا تو چھ بج کر پینتیس منٹ ہو رہے تھے، اسے ایک دم اپنی امی پر

ڈھیروں پیار آیا ، خیر وہ اپنی آنکھیں مسلتا مسکراتے ہوئے

اٹھا اور حسبِ عادت نہانے کے لیے واشروم کی طرف

بڑھ گیا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ ہاتھ میں ایک انداز سے اپنا سیل فون پکڑے سیڑھیوں سے

نیچے اترا اور

ناشتے کی میز کی طرف بڑھا، سامنے بیٹھی آئلہ کو دیکھ کر اچھے

بھلے موڈ کا ستیاناس ہو گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوسری طرف کے حالات بھی کچھ ایسے تھے۔

آئلہ نے انتہائی ناگواری سے ایک نظر اس کی طرف دیکھا اور پھر سے ناشتہ کرنے میں مشغول ہو گئی۔

حازم نے بھی اسکا رویہ اسکو لوٹاتے ہوئے ناشتہ شروع کیا۔

کوئی دوسری لڑکی ہوتی تو ضرور اس ڈارک براؤن کلر کے گھنے بالوں والے لڑکے پر فدا ہو جاتی، اوپر سے اسکی رنگت میں آتا، ہلکا سا سانولا پن، ہلکی ہلکی داڑھی، کھڑی ہوئی ناک اور بالوں کی ہم رنگ، چھوٹی چھوٹی آنکھیں مقابل کا چین اور قرار چھیننے کے لیے کافی تھی۔

لیکن آئلہ سجاد پر تو جیسے حازم شہزاد کی شخصیت کا ذرّہ برابر بھی اثر نہیں ہوتا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ناشتے کے بعد کچن میں موجود امی کو اللہ حافظ کہنے گیا، اور کہتے ہی انتہائی عجلت میں کچن سے باہر جانے لگا کہ امی نے آواز دے کر اسے روکا۔

جی امی، کوئی کام تھا؟" حازم نے نرمی سے پوچھا، وہ ہمیشہ سے ایسا ہی" تھا، اپنی امی کا حد سے زیادہ فرمانبردار۔

ہاں بیٹا۔۔ وہ آئلہ کو یونیورسٹی چھوڑ آؤ، تمہارے تایا ہم پر بچی کی ذمہ" داری چھوڑ کر گئے ہیں، اب اچھا نہیں لگتا کہ وہ بسوں میں خوار ہوتی پھرے۔۔!

وہ انتہائی سعادت مندی سے بولا۔ " جی امی۔۔"

بالکل بھی نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ اسے اپنے ❤ لیکن اس کا دل ساتھ لے کر جائے، بقول حازم، آئلہ ایک بد دماغ لڑکی ہے جس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے بات کرنے سے بہتر ہے کہ انسان اپنا "سر" دیوار میں مارلے۔

پر بے چارہ امی کی حکم عدولی تو نہیں کر سکتا نا!!!۔۔۔۔

وہ باہر کار پورچ کیطرف بڑھا تو آئلہ وہیں کار کے پاس کھڑی تھی۔

unlock حازم کی ناگواری مزید بڑھی مگر اس نے کچھ کہے بغیر کار پر بیٹھ گئی۔ front seat کی تو آئلہ منہ بگاڑتی

حازم مزید تلملا گیا۔اسے رہ رہ کے آئلہ کی کل والی حرکت یاد آرہی ت

ھی جسے سوچ کر اسکا غصہ مزید بڑھ گیا۔

driving مگر پھر اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے اس نے اپنی سنبھال لی اور کار اسٹارٹ کی۔ seat

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب گھر آیا تو۔۔۔ حازم کل رات

خلافِ معمول آئلہ جاگ رہی تھی اور غالباً اسکا ہی انتظار کر

رہی تھی۔

آئلہ اس کی طرف بڑھی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا،،، ابھی وہ حیران ہونے والا تھا کہ آئلہ بول

"پڑی" کھانا کھاؤ گے؟؟

ضرورر۔۔"حازم نے خوش دلی سے کہا،،"

وہ آئلہ کے منہ کے بگڑے زاویے دیکھ کر مزے لے رہا تھا،

اچھا پھر جاؤ، منہ ہاتھ دھولو، فریش ہو جاؤ، میں کھانا گرم"

کرتی ہوں۔" اس نے کوفت والے لہجے میں جواب دیا..

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہتا اپنے روم کیطرف بڑھ گیا۔ "okay" جبکہ حازم

وہ جانتا تھا کہ امی نے ہی اسکو کہا ہوگا کیونکہ آج اسکی امی کی

طبیعت صبح ہی سے کچھ خراب تھی،،

سو وہ اندازہ کر سکتا تھا کہ اب وہ جلدی سو گئی ہوں گی۔

انتہائی سست رفتاری سے وہ کھانا گرم کرنے لگی،،

سے پلیٹس نکال کر وہ ٹیبل پر سیٹ کر رہی تھی، cupboard پھر

حازم کا کوئی بھی کام کر کے اسے کوئی کبھی خوشی نہیں ہوئی بلکہ وہ تو الٹا

اس کے کاموں سے چڑ جاتی تھی۔

اب بھی وہ یہ سب کرتے سوچ رہی تھی۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کردیتا، خوامخواہ skip بھوکا کہیں کا!!!..کیا تھا۔۔۔۔۔جو آج کا کھانا"

دو گھنٹے سے جگایا ہوا ہے مجھے...موٹا کہیں کا!!!، ہر وقت کھانے کی پڑی

رہتی ہے اسے،،، (حالانکہ وہ کہیں سے بھی موٹا نہیں تھا بلکہ اچھا

(لڑکا تھا ✌ handsome خاصہ

اتنا کھانے کا شوق تھا تو جلدی آجاتا یا پھر باہر سے کھا کر

آتا۔۔۔(اگر وہ باہر سے کھا کر آتا تو آئلہ صاحبہ کو اپنا انتظار ضائع

(جانے کا دکھ علیحدہ ہوتا

۔(اگر وہ باہر سے کھا کر آتا تو آئلہ صاحبہ کو

..(اپنا انتظار ضائع جانے کا دکھ علیحدہ ہوتا

وہ کھانا ٹیبل پر لگا چکی تھی کہ حازم پیچھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے ایک دم آیا،،

!!!..آئلہ بری طرح۔۔۔!!چونک گئی

،،...اس نے بروقت اپنی چیخ کا گلا گھونٹا

جو کہ اس کے اس طرح چونکنے پر منہ سے نکلنے ہی والی تھی،،

نظر اس "بدتمیز " (یہ بھی "ساتھ ہی ایک "قہر آلود

صرف

آئلہ کا خیال تھا)

انسان پر ڈالی اور خاموشی سے ایک کرسی کھینچ کر وہیں بیٹھ گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ورنہ آئلہ کی چچی جان یعنی حازم کی امی اور ()

شہزاد چچا نے آکر حازم کی خوب خبر لینی تھی،،

ایسا نہیں تھا کہ وہ اسے بچانا چاہتی تھی بلکہ اپنے

()پیارے چچا، چچی کے آرام میں مخل ہونا اسے پسند نہیں تھا

حازم بھی اس کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا،،

آج اسکا موڈ کافی اچھا تھا،،

کیونکہ آج اسکی ایک بہت مشہور "شوز برینڈ" کی طرف بہت

بڑا آرڈر ملا تھا...

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور آگے چار سال تک کیلئے اُس برینڈ سے آرڈرز

بھی سائن ہوا تھا، contract ملنے کا

اس کام کے لیے وہ بہت عرصے سے کوشش اور محنت

کر رہا تھا اور بلآخر آج یہ ہو چکا تھا ✌ ...

shoes حازم کے والد کی شہر میں ایک معمولی سی(

shoes designing تھی جسے حازم نے manufacturing factory

میں گریجویٹ ہونے کے بعد دو سال پہلے سنبھالا تھا اور اب

کی ترقی دیکھنے لائق تھی،، business ان کے اس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ سب اسکی، کام سے محبت اور محنت کی وجہ سے ہوا تھا،

اب اس نے فیکٹری کی کچھ ری کنسٹرکشن بھی کروائی تھی،، اپنے لیے

building بھی بنوایا، اور فیکٹری کی ، نیا آفس انتہائی خوبصورت

اندر،

باہر سے ایسی تھی کہ کام کرنے والے کو کام کرنے کا مزہ آجاتا۔۔۔

ان دو سالوں میں اسکی

سے ایلیٹ "upper middle class" فیملی کا

کلاس میں منتقل ہونا، صرف اور صرف حازم کی

(کمال صلاحیتوں کے استعمال کا نتیجہ تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

حازم کھانا کھانا شروع کر چکا تھا،، شاید اسے ماحول کا سکون گوارا نہیں تھا اس لیے آئلہ کے ساتھ ہم کلام ہوا۔۔۔۔۔۔""""مجھے تو چلو اپنے گھر آنے میں دیر ہو گئی اسلیے کھانا نہیں کھا سکا، مگر تم بتاؤ۔۔!! کہ اب تک بھوکی کیوں بیٹھی تھی۔۔؟؟

ہائے اللہ۔۔!! کہیں میرے انتظار تو نہیں کر رہی تھی،،۔۔

""""!!،،جیسے بیویاں شوہروں کا کرتی ہیں،،۔۔اُفف

حازم نے شرمانے کی بہت بری پلس بھونڈی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

آئلہ کو اسکی آخری بات سن کر ایک دم کھانسی آئی،،

غالباً نوالہ اسکے گلے میں اٹک گیا تھا،،اس کی آنکھیں

سرخ ہو گئی تھی،اس نے پانی کے گلاس کی طرف

پکڑ ہاتھ بڑھایا تو حازم نے جلدی سے،اس سے پہلے ہی گلاس

لیا،،

آرہا تھا،اس کا چہرہ غصے میں اب آئلہ کو شدید غصہ

ہو گیا،، لال ٹماٹر

حازم یہ سب بڑے مزے لے کر دیکھ رہا تھا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حازم مجھے پانی دو"" وہ کھانسی کی وجہ بس اتنا ہی کہہ پائی،، ""

اس کی آواز بھی بمشکل پھنس کر نکل رہی تھی،،

جبکہ "حازم" یہ سوچے سمجھے بغیر کہ اسکی اس

حرکت کا انجام کس قدر سنگین ہو سکتا ہے۔۔ اپنی

ضد پر اڑا رہا،، اور گلاس اس کے حوالے نہ کیا،،

آئلہ اسکی حرکت پر مزید تلملا گئی،،

اب اس کا تیز دماغ فوری انتقام کی تدبیر کرنے لگا،،

idea کو اور اس نے فوراً،، اپنے ذہن میں آنے والے پہلے انتقامی

عملی جامہ پہنایا،،

اس نے سرعت سے،، اپنی سالن سے بھری پلیٹ حازم

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں موجود Bowl کے آگے پڑے چھوٹے سے کانچ کے خوبصورت

میووں اور جیلی سے بھرے،،

،،پر الٹ دی،، custard vanilla لذیذ

حازم نے گہرے صدمے سے کسٹرڈ کی طرف دیکھا، جو کہ

اب نجانے کیا بن گیا تھا،،

ڈیزرٹ تھا،، صرف favorite ونیلا کسٹرڈ "حازم کا"

□ ❤ اسے پتہ تھا کہ آج یہ کھانے کا، اُس کا کس قدر دل

تھا۔۔

!!پر اب "پچھتاوے" کا کیا فائدہ۔۔۔

آئلہ اب چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھر کر سکون سے پانی پی رہی تھی،،

اور ساتھ میں اپنی قہر برساتی،،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

غصیلی نظروں سے اسے گھور رہی تھی،،

ساتھ میں اپنے کارنامے سے حاصل ہونے والے "دلی سکون" کے بھی مزے لوٹ رہی تھی،،،

""اب بولو ذرا۔۔!!کیا بکواس کر رہے تھے۔۔؟؟ ""

زیادہ پھولنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں،، ""

اور اپنی یہ تھرڈ کلاس۔۔۔خوش فہمیاں پالنا بند کرو،،

آئے بڑے۔۔!!ہنہ۔۔۔

میرے پاس بار بار کھانا گرم کرنے کا وقت نہیں تھا،،

اس لیے سوچا کہ،،

ایک ہی دفعہ تمہارے ساتھ کر لوں گی،،

""ڈنر ٹائم پر اسلیے نہیں کھایا کیونکہ بھوک نہیں تھی،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ باقاعدہ تفصیل بتا رہی تھی کہ،، کہیں وہ عقل سے پیدل لڑکا

(یہ بھی خاص آئلہ کی ذہنی ایجاد تھی)،، سچ میں ہی وہ عجیب

خوش فہمیاں نہ پال لے۔۔!!

یہ کہ کر وہ رکی نہیں بلکہ آئیڈیا نمبر دو پر عمل کرتے ہوئے،،

گلاس میں پانی بھر کر زور سے حازم کے منہ پر پانی پھینکا اور اپنے

روم کی طرف بھاگ گئی،،

جبکہ حازم بے بسی اور غصے کی تصویر بنے، ہکا بکا،، اسے جاتا دیکھ رہا تھا،،

اور اب ایک اور نقصان جو اس کے حصے میں آیا تھا وہ یہ

تھا کہ اسے خود ہی برتن سمیٹنے پڑے،،

وہ کچن سے باہر نکلا تھا کہ اسے امی۔۔۔ آتی دکھائی دیں،، جو غالباً ہاتھ

میں خالی جگ لیے، پانی لینے کے لیے کچن کی طرف آ رہی

تھیں،،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Sakhta | By Shera Awais (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے رک کر ان سے سلام دعا کی اور صبح جلدی جگانے کا بول کر بھاگ گیا۔۔

کہ کہیں وہ اس سے اس کا، اوپر کی طرف سے گیلی ٹی شرٹ دیکھ کر کوئی سوال ہی نہ پوچھ لیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے رک کر ان سے سلام دعا کی اور صبح جلدی جگانے کا بول

کر بھاگ گیا۔۔

کہ کہیں وہ اس سے اس کا، اوپر کی طرف سے گیلی ٹی شرٹ

دیکھ کر کوئی سوال ہی نہ پوچھ لیں۔

اب آئلہ اور حازم ساتھ ہوں،،،

اور آپس میں چونچیں نہ لڑائیں۔۔۔

ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ نے سونگ پلے کیا،،

کیونکہ اسے سونگ سے بغیر ٹریولنگ میں مزہ نہیں آتا۔

اور یہاں حازم ویسے تو چلو، کبھی کبھار سن بھی لیتا ہوگا،

لیکن آئلہ کے ساتھ ہونے پر اسے سونگز زہر لگتے تھے،،

(کیونکہ آئلہ کو جو پسند تھے، (وہ بھی حد سے زیادہ

آئلہ نے جیسے سونگ پلے کیا، حازم نے ویسے ہی آف کر دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

""ایسا تین باری ہوا،، "جاہل انسان!! کیا مسلہ ہے؟؟

""کیوں تنگ کر رہے ہو،؟؟""

!!!!..اب اگر تم نے میوزک بند کرنے کی کوشش کی نا

تو میں نے۔۔!!ایسا حلیہ بگاڑنا ہے میں نے،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!!...کہ اپنی آج والی میٹنگ اٹینڈ کرنے کے قابل نہیں رہو گے

دھمکی اثر کر گئی،،

حازم نے اپنے ایک بار پھر، میوزک پلیئر کی طرف،،

بڑھتے ہوئے روکے،،

چہرے پر سخت بیزاری تھی،

والا بدلہ بھی نہیں لیا تھا۔۔۔ ابھی تک اس نے اپنا رات

!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہ اسے ایک اور دھمکی مل گئی،،

وہ ہمیشہ بدلہ لینے کے چکر میں آئلہ کے نئے حملے کا شکار ہو جاتا،،

حازم بس سوچ کر ہی رہ جاتا،،

آئلہ اب سونگ پلے کر چکی تھی،،

جس کی وجہ سے حازم انتہائی بیزاری کا شکار تھا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ یوں تھے،، lyrics سونگ کے

تو سفر میرا،،"

ہے تو ہی مری منزل،،

ہے مشکل،، ❤ تیرے بنا گزاراا ے دل

تو میرا خدا،،

تو ہی دعا۔۔!!میں شامل۔۔

ہے مشکل،، ❤ تیرے بنا گزاراا ے دل

!!مجھے... آزماتی ہے تیری کمی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میری.. ہر کمی کو ہے تو لازمی۔۔۔

جنون ہے میرا بنوں میں تیرے قابل۔۔

ہے مشکل،، □ ❤ تیرے بنا گزارا اے دل

یہ روح بھی میری یہ جسم بھی میرا،،

اتنا میرا نہیں،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جتنا ہوا تیرا،،

!.... تونے دیا ہے جو

وہ درد ہی سہی۔۔۔

!! تجھ سے ملا ہے تو انعام ہے میرا۔

میرا آسماں ڈھونڈے تیری زمیں،،،

میری ہر کمی کو ہے تو لازمی۔۔۔۔

گانے کے بول دونوں پر اپنا اثر ثبت کر رہے تھے،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کار میں حازم کے کلون کی مہک،،

صبح،،کار اور خنکی میں بدلتے موسم کی ایک خوبصورت

کے اندرونی ماحول کو سحر انگیز کر رہی تھی،،

اس سے ماحول میں فسوں اور سحر پیدا ہوتا،،

اور دونوں کی دل کی دھڑکنوں کا ارتعاش مزید بڑھتا،

،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور دونوں کسی نئے سفر پر یا یوں کہہ لیں کہ محبت کے سفر پر

گامزن ہوتے،،

حازم نے بے ساختہ چہرے پر جلانے والی مسکراہٹ

سجائے،، اپنے منہ سے یہ بکواس پھوٹی۔۔

اوہو۔۔!! آئلہ میڈم کیا سونگ سلیکشن ہے آپکی،، "

آپ مجھے بتا دیتیں،،

اظہار محبت کرنا چاہتی ہیں،، کہ آپ مجھ سے اتنا خوبصورت

"میں کبھی مداخلت نہ کرتا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا،،

اس نے فوراً سے پہلے گانا بند کیا،،

!!!اوئے۔۔۔!!حازم کے بچے۔۔۔

دماغ تو سیٹ ہے تمہارا،،یہ کیا۔۔کل سے بہکی بہکی باتیں کر

رہے ہو،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنے دو مما، بابا اور فرحان بھائی کو عمرے سے،،

تمہاری تو....اچھی خاصی کلاس لگوانی پڑے گی،،

(exams کی وجہ سے آئلہ کی ساری فیملی عمرے پر گئی تھی،، آئلہ اپنے exams سے نہیں گئی، اسکی فیملی کو گئے اٹھارہ دن ہو چکے تھے،، اور اسکے exams بھی ختم ہو چکے تھے،، روزانہ اسے اسکی فرینڈ ماہرہ پک کرنے آتی تھی لیکن آج ماہرہ نے کسی کام کی وجہ سے یونیورسٹی نہیں جا رہی تھی سو آئلہ نے نداچچی یعنی حازم کی امی کو بتا دیا تھا، اسلیے اسے حازم کے ساتھ آنا پڑا،، اور اب اس بد دماغ کی الٹی سیدھی باتوں کو برداشت کرنا پڑ رہا تھا،، ایک لمحے کو اس نے سوچا کہ اس سے اچھا تھا کہ میں میٹرو بس میں چلی جاتی،، مگر اب افسوس کا کیا فائدہ،، !!)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سلسلہ کلام وہیں سے جوڑا گیا جہاں سے آئلہ نے توڑا تھا،،

کیا کہہ رہی ہو تم۔۔؟؟ میری کلاس لگواؤ گی،،"

دھیان سے رہنا کہیں تمہاری اپنی کلاس نہ لگ جائے،،

اور کچھ ان ایکسپیکٹڈ ٹریجڈی نہ ہو جائے ہو جائے تمہارے ساتھ،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حازم نے معنی خیز لہجے میں ایک نرم مسکراہٹ آئلہ کی طرف اچھالتے ہوئے کہا،،

آئلہ کا اسکی ان الٹی سیدھی باتوں پر حیران ہونا جائز تھا کیونکہ حازم صاحب خود ہی اپنی کہی باتوں پر حیرت زدہ تھے،،

اوہ۔۔! تو تم اب، مجھے،،دھمکی دو گے؟؟" آئلہ نے طنزیہ لہجے " میں پوچھا۔

آئلہ میڈم میں آپ کو دھمکی دوں گا نہیں بلکہ دے چکا ہوں۔""""""

حازم نے آئلہ کی پریشان ہوتی شکل سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب واقعی آئلہ کو تشویش ہو رہی تھی کہ نجانے وہ کیا کرنے والا ہے،،

اچھا..! یہ سب چھوڑو،، بس مجھے بتاؤ۔۔"

کہ تمہیں کیسے پتہ چلا۔۔

کہ آج میری میٹنگ ہے؟؟""اس نے سادہ لہجے میں پوچھا۔

"تم جس طرح dress up ہوئے ہو،،

""ایسے کسی خاص موقع یا میٹنگ وغیرہ میں ہی ہوتے ہو

آئلہ نے گڑبڑا کر جلدی میں جواب دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حازم کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

کرتی ہو،، observe اوہ ہو۔۔۔!! تم مجھے اتنا"

!!! ہائے اللہ۔۔

میں اتنا ایمپورٹینٹ ہوں تمہارے لیے""" اس بڑے مزے لے کر کہا،،

اسے اپنے سب حساب برابر ہوتے نظر آئے۔

آئلہ کی بند ہوتی بولتی نے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے اس کے اندر تک خوشی پھیلا دی،،

ویسے تو وہ کچھ نہیں کہنا چاہ رہی تھی یا یوں کہ لیں کہ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی،

یونیورسٹی کا گیٹ سامنے تھا،

وہ جلدی سے اتر کر گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

حازم بھی اپنی میٹنگ ڈیسٹینیشن کی طرف بڑھا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ساتھ ہی ساتھ آئلہ سے سارے بدلے لینے کے لیے ایک اعلیٰ

پر غور و فکر بھی کر رہا تھا،، idea قسم کے

پلس technique آخر کو،، آئلہ کی بولتی بند کروانے کی زبردست

اس کے ہاتھ آئی تھی،، trick

اسکو تو آئیڈیے پر عمل ہونے کے نتیجے میں ہی آئلہ کی متوقع

حالت سوچ سوچ کر مزہ آرہا تھا،،

بس اب اسے تایا، تائی کے آنے کا انتظار تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Sakhta | By Shera Awais (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

☺ □ ☺ □

بس اب اسے تایا، تائی کے آنے کا انتظار تھا۔

آج وہ جلدی گھر آیا تھا،

آخر کار اپنے آئیڈیے پر عمل بھی تو کرنا تھا،،

وہ کھانا وانا کھا کر پہلے تو اپنے روم میں ریسٹ کی نیت سے بیڈ پر لیٹ گیا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کچھ دیر قیلولہ کرنے کی غرض سے آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔۔

تو آئلہ کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آ گیا،،

اب وہ آگے کا لائحہ عمل تیار کر رہا تھا،،

سب سے پہلے تو اسے اپنے والدین کو راضی کرنا تھا،،

اس کے بعد تایا تائی کی رضامندی حاصل کرنی ہو گی،،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ کو پتہ چلے گا تو وہ انکار کے لیے خوب ہنگامے اور ایموشنل بلیک کا

سہارا لے گی۔۔

اور ہو سکتا ہے اس کا انکار تسلیم کر لیا جائے۔۔

لیکن اس کے انکار کے خلاف مجھے میرے جگری یار

"فرحان" اور جویریہ آپی کے ساتھ مل کر ٹیم بنانی ہو گی۔

(جویریہ، آئلہ کی بڑی بہن جس کی ایک سال پہلے شادی ان کی ہی

کالونی میں رہنے والے ایک restaurant کے owner سے ہوئی تھی)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تیزی سے خیالی پلاؤ بنانے میں مگن تھا،

ایک اور سوچ جو اس کے ذہن میں آئی وہ یہ تھی کہ جلدی سے

آئلہ سے زبردستی نکاح کر کے۔۔۔۔

اس کو خوب تنگ کروں گا،

اور اپنے سارے بدلے لوں گا،،

پھر بے چاری۔۔!!

میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گی۔۔!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ سوچتے ہوئے اس کی آنکھ لگ گئی اور حازم صاحب خوابِ خرگوش کے مزے لوٹنے لگے۔

حازم اٹھا تو شام ہو گئی تھی،

تقریباً عصر کی نماز کا وقت بھی ختم ہونے کو تھا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسی لیے وہ جھٹ سے اٹھا اور وضو کرنے بھاگا اور ساتھ ہی سونے سے پہلے سوچی گئی باتوں کو پھر سے سوچ کر مسکرانے لگا۔

وضو کر کے جلدی سے اپنے ہی روم میں جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگا،

نماز پڑھ کر وہ باہر آیا اور امی کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے برآمدے میں آگیا،

وہاں امی برآمدے میں بچھے دیوان پر بیٹھیں آئلہ کو اپنی نگرانی میں نماز پڑھوا رہی تھیں،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حازم نے آکر امی سے سلام دعا کی اس امی کے ساتھ بیٹھ گیا،،

وہ معاملہ سمجھ گیا تھا کیونکہ اسے یاد تھا کے اس کی تائی نے اس کی امی کو خاص اپنی آنکھوں کے سامنے آئلہ سے نماز پڑھوانے کی تلقین کی تھی،

کیونکہ نماز کے معاملے میں وہ بہت سست تھی،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تائی امی کی تلقین و تاکید یاد کر کے اس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ دوڑ گئی جو سلام پھیرتی آئلہ کو دیکھ کر مزید گہری ہو گئی،

آئلہ نے اس کی طرف دیکھنے پر اُسے اپنے اوپر ایسے مسکراتا پاکر، کھا جانے والی نظروں سے گھورا،،

حازم امی کی طرف متوجہ ہوا اور باتیں کرنے لگا،،

آئلہ دعا مانگ کر اٹھی اور جائے نماز لپیٹ کر اندر کی طرف بڑھنے لگی تھی کہ حازم کی آواز پر وہیں ٹھہر گئی،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یار،،ذرا میرے لیے اچھی سی چائے تو بنا دو، "

حازم نے شرارت سے اسے اپنا حکم سنایا،

وہ جانتا تھا کہ آئلہ کو اس کے کام کرنا کس قدر زہر لگتے ہیں،

آئلہ وہیں کھڑی ناک اوپر چڑھاتی اور منہ کے ر

زاویے بگاڑتی،

کوفت زدہ سی ہو کر اسے دیکھ رہی تھی،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریم شہزاد یعنی حازم کی امی آئلہ کی شکل دیکھ کر اس کی بیزاری سمجھ گئیں تھیں تبھی اپنی جگہ سے اٹھتی مسکراتے ہوئے بولیں،،

"بیٹا آئلہ کو ابھی اپنی اسائمنٹ بنانی ہے،وہ پہلے ہی مصروف ہے، میں تمہیں چائے بنا دیتی ہوں، تم بچی کو تنگ مت کرو۔"

حازم نے وہیں سے امی کو ہاتھ کھینچ کر بیٹھا لیا اور کہنے لگا کہ نہیں امی آپ کیوں بنائیں گی بھلا،،

اس اناج کی دشمن سے بھی ہاتھ پیر ہلوا لیا کریں،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور جسے آپ بچی کہ رہیں ہیں وہ اگلے مہینے پورے بائیس سال کی ہو جائے گی۔

امی کو اسکی باتیں بسن کر اور ان باتوں کے ری ایکشن میں آئلہ کی شکل دیکھ کر ہنسی آئی،،

انہوں نے حازم کو ٹوکا بھی مگر وہ تو اور بھی بہت کچھ بول رہا تھا جسے سننے کے لیے آئلہ رکی نہیں بلکہ غصے میں چائے بنانے پیر پٹختی اندر بھاگ گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب حازم کے بابا بھی وہاں آ گئے جو غالباً باہر سے چہل قدمی کر کر آئے تھے،،

حازم نے کھڑے ہو کر ان کو سلام کیا اور پھر واپس بیٹھ گیا،،

شہزاد صاحب بھی وہاں لکڑی سے بنے دیوان کے سامنے پڑی اسی ڈیزائن کی دو کرسیوں میں سے ایک کو ذرا آگے کھسکا کر بیٹھ گئے،،

موقع اچھا تھا، حازم نے فوراً ہی آئلہ سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا،،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Sakhta | By Shera Awais (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جسے سننے پر حازم کے والدین کے چہرے پر خوشی صاف جھلک رہی تھی جسکا اظہار، انہوں نے حازم کی ہاں میں ہاں ملا کر کیا۔

انہیں حازم کے فیصلے پر بہت خوشی ہوئی کیونکہ وہ خود بھی اس کے متعلق یہی سوچ رہے تھے،

اتنے میں آئلہ تیز قدموں سے چلتی ہوئی حازم کے لیے چائے لارہی تھی،

شہزاد چچا کو دیکھ کر اس نے اپنی اسپیڈ کو بریک لگائی،،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Sakhta | By Shera Awais (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انکو ادب سے سلام کیا۔اور حازم کے ہاتھ میں چائے کا کپ تھمانے لگی،

حازم سمیت اسکے امی ابو بھی آئلہ کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے،

جنہیں دیکھ کر آئلہ کچھ پزل ہوئی اور پھر ان سے ایکسکیوز کرتی اپنے روم میں اسائنمنٹ بنانے چلی آئی،

چچا چچی کا رویہ اسے غیر معمولی لگا تھا لیکن اس نے اسے محض وہم قرار دے کر اگنور کر دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ مریم بیگم تو آئلہ کو اپنی بہو بنانے کی خوشی میں خوب چہک چہک کر باتیں کر رہی تھیں،،

وہیں حازم نے جب آئلہ کی بنائی چائے کا پہلا گھونٹ لیا تو بے ساختہ ویسے کا ویسا ہی جلدی سے اٹھ کر برآمدے کے آگے بنے لان میں موجود کیاری کے اندر تھوکا،،

اس چائے میں بہت سارا نمک،، ہلکی ہلکی مرچوں اور چینی کا ٹیسٹ تھا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حازم کو بے حد افسوس ہوا کہ اس نے آخر آئلہ کو چائے کا کہا ہی کیوں،،

حازم کی امی نے بھی آئلہ کی حرکت سمجھ آنے پر حازم کی حالت دیکھ کر بھرپور قہقہہ لگایا۔

جس پر حازم نے انکو خفگی سے دیکھا اور ساری چائے کیاری میں انڈیل کر، ہاتھ میں خالی کپ لیے اندر چلا گیا۔

LRI ✌ PDI LRI ✌ PDI LRI ✌ PDI LRI ✌ PDI

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس اب اسے تایا، تائی کے آنے کا انتظار تھا۔

آج وہ جلدی گھر آیا تھا،

آخر کار اپنے آئیڈیے پر عمل بھی تو کرنا تھا،،

وہ کھانا وانا کھا کر پہلے تو اپنے روم میں ریسٹ کی نیت سے بیڈ پر لیٹ گیا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کچھ دیر قیلولہ کرنے کی غرض سے آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔۔

تو آئلہ کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا،،

اب وہ آگے کا لائحہ عمل تیار کر رہا تھا،،

سب سے پہلے تو اسے اپنے والدین کو راضی کرنا تھا،،

اس کے بعد تایا تائی کی رضامندی حاصل کرنی ہو گی،،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ کو پتہ چلے گا تو وہ انکار کے لیے خوب ہنگامے اور ایمو شنل بلیک کا سہارا لے گی۔۔

اور ہو سکتا ہے اس کا انکار تسلیم کر لیا جائے۔۔

لیکن اس کے انکار کے خلاف مجھے میرے جگری یار "فرحان" اور جویریہ آپی کے ساتھ مل کر ٹیم بنانی ہو گی۔

(جویریہ، آئلہ کی بڑی بہن جس کی ایک سال پہلے شادی ان کی ہی کالونی میں رہنے والے ایک restaurant کے owner سے ہوئی تھی)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تیزی سے خیالی پلاؤ بنانے میں مگن تھا،

ایک اور سوچ جو اس کے ذہن میں آئی وہ یہ تھی کہ جلدی سے

آئلہ سے زبردستی نکاح کرکے۔۔۔۔۔

اس کو خوب تنگ کروں گا،

اور اپنے سارے بدلے لوں گا،،

!!پھر بے چاری۔۔

!!میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ سوچتے ہوئے اس کی آنکھ لگ گئی اور حازم صاحب خوابِ خرگوش کے مزے لوٹنے لگے۔

حازم اٹھا تو شام ہو گئی تھی،

تقریباً عصر کی نماز کا وقت بھی ختم ہونے کو تھا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس لیے وہ جھٹ سے اٹھا اور وضو کرنے بھاگا اور ساتھ ہی سونے سے پہلے سوچی گئی باتوں کو پھر سے سوچ کر مسکرانے لگا۔

وضو کر کے جلدی سے اپنے ہی روم میں جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگا،

نماز پڑھ کر وہ باہر آیا اور امی کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے برآمدے میں آگیا،

وہاں امی برآمدے میں بچھے دیوان پر بیٹھیں آئلہ کو اپنی نگرانی میں نماز پڑھوا رہی تھیں،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حازم نے آکر امی سے سلام دعا کی اس امی کے ساتھ بیٹھ گیا،،

وہ معاملہ سمجھ گیا تھا کیونکہ اسے یاد تھا کے اس کی تائی نے اس کی امی کو خاص اپنی آنکھوں کے سامنے آئلہ سے نماز پڑھوانے کی تلقین کی تھی،

کیونکہ نماز کے معاملے میں وہ بہت سست تھی،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تائی امی کی تلقین و تاکید یاد کر کے اس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ دوڑ گئی جو سلام پھیرتی آئلہ کو دیکھ کر مزید گہری ہو گئی،

آئلہ نے اس کی طرف دیکھنے پر اُسے اپنے اوپر ایسے مسکراتا پاکر، کھا جانے والی نظروں سے گھورا،،

حازم امی کی طرف متوجہ ہوا اور باتیں کرنے لگا،،

آئلہ دعا مانگ کر اٹھی اور جائے نماز لپیٹ کر اندر کی طرف بڑھنے لگی تھی کہ حازم کی آواز پر وہیں ٹھہر گئی،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یار،،ذرا میرے لیے اچھی سی چائے تو بنا دو، "

حازم نے شرارت سے اسے اپنا حکم سنایا،

وہ جانتا تھا کہ آئلہ کو اس کے کام کرنا کس قدر زہر لگتے ہیں،

آئلہ وہیں کھڑی ناک اوپر چڑھاتی اور منہ کے ر

زاویے بگاڑتی،

کوفت زدہ سی ہو کر اسے دیکھ رہی تھی،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مریم شہزاد یعنی حازم کی امی آئلہ کی شکل دیکھ کر اس کی بیزاری سمجھ گئیں تھیں تبھی اپنی جگہ سے اٹھتی مسکراتے ہوئے بولیں،،

بیٹا آئلہ کو ابھی اپنی اسائنمنٹ بنانی ہے، وہ پہلے ہی مصروف " "ہے، میں تمہیں چائے بنا دیتی ہوں، تم بچی کو تنگ مت کرو۔

حازم نے وہیں سے امی کو ہاتھ کھینچ کر بیٹھا لیا اور کہنے لگا کہ نہیں امی آپ کیوں بنائیں گی بھلا،،

اس اناج کی دشمن سے بھی ہاتھ پیر ہلوا لیا کریں،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور جسے آپ بچی کہ رہیں ہیں وہ اگلے مہینے پورے بائیس سال کی ہو جائے گی۔

امی کو اسکی باتیں بسن کر اور ان باتوں کے ری ایکشن میں آئلہ کی شکل دیکھ کر ہنسی آئی،،

انہوں نے حازم کو ٹوکا بھی مگر وہ تو اور بھی بہت کچھ بول رہا تھا جسے سننے کے لیے آئلہ رکی نہیں بلکہ غصے میں چائے بنانے پیر پٹختی اندر بھاگ گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب حازم کے بابا بھی وہاں آگئے جو غالباً باہر سے چہل قدمی کر کر آئے تھے،،

حازم نے کھڑے ہو کر ان کو سلام کیا اور پھر واپس بیٹھ گیا،،

شہزاد صاحب بھی وہاں لکڑی سے بنے دیوان کے سامنے پڑی اسی ڈیزائن کی دو کرسیوں میں سے ایک کو ذرا آگے کھسکا کر بیٹھ گئے،،

موقع اچھا تھا، حازم نے فوراً ہی آئلہ سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جسے سننے پر حازم کے والدین کے چہرے پر خوشی صاف جھلک رہی تھی جسکا اظہار، انہوں نے حازم کی ہاں میں ہاں ملا کر کیا۔

انہیں حازم کے فیصلے پر بہت خوشی ہوئی کیونکہ وہ خود بھی اس کے متعلق یہی سوچ رہے تھے،

اتنے میں آئلہ تیز قدموں سے چلتی ہوئی حازم کے لیے چائے لا رہی تھی،

شہزاد چچا کو دیکھ کر اس نے اپنی اسپیڈ کو بریک لگائی،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انکو ادب سے سلام کیا۔ اور حازم کے ہاتھ میں چائے کا کپ تھمانے لگی،

حازم سمیت اسکے امی ابو بھی آئلہ کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے،

جنہیں دیکھ کر آئلہ کچھ پزل ہوئی اور پھر ان سے ایکسکیوز کرتی اپنے روم میں اسائنمنٹ بنانے چلی آئی،

چچا چچی کا رویہ اسے غیر معمولی لگا تھا لیکن اس نے اسے محض وہم قرار دے کر اگنور کر دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ مریم بیگم تو آئلہ کو اپنی بہو بنانے کی خوشی میں خوب چہک چہک کر باتیں کر رہی تھیں،،

وہیں حازم نے جب آئلہ کی بنائی چائے کا پہلا گھونٹ لیا تو بے ساختہ ویسے کا ویسا ہی جلدی سے اٹھ کر برآمدے کے آگے بنے لان میں موجود کیاری کے اندر تھوکا،،

اس چائے میں بہت سارا نمک،، ہلکی ہلکی مرچوں اور چینی کا ٹیسٹ تھا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حازم کو بے حد افسوس ہوا کہ اس نے آخر آئلہ کو چائے کا کہا ہی کیوں،،

حازم کی امی نے بھی آئلہ کی حرکت سمجھ آنے پر حازم کی حالت دیکھ کر بھرپور قہقہہ لگایا۔

جس پر حازم نے انکو خفگی سے دیکھا

اور ساری چائے کیاری میں انڈیل کر،

ہاتھ میں خالی کپ لیے اندر چلا گیا۔

LRI ✌ □ PDI LRI ✌ □ PDI LRI ✌ □ PDI LRI ✌

□ PDI

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ اسائنمنٹ بنا کر فارغ ہوئی تو اسے یاد آیا آیا کہ کل تو ماہرہ کا برتھ ڈے ہے اور اسے اپنی سہیلی کے لیے اچھا سا تحفہ خریدنا تھا،،

اب مارکیٹ جانے کے لیے اسے حازم کی سروسز چاہیئے تھیں،،

اسے پورا یقین تھا کہ وہ اسکی کچھ دیر پہلے والی حرکت پر ہنسی خوشی تو لے جانے رہا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلکہ قوی امکان تھا کہ وہ اسے لے کر ہی نہ جاتا،،

وہ یہ سوچتے ہوئے بیڈ سے اٹھی جہاں وہ بیٹھی اسائنمنٹ بنا

انکا پورا نام ندا مریم تھا جو شادی کے بعد) رہی تھی اور ندا اپچی

مریم شہزاد ہو گیا اس لیے اب کوئی انہیں ندا کہتا تو کوئی

مریم) کے کمرے کی طرف بڑھ گئی،،

وہ خوب جانتی تھی کہ حازم سے کام نکلوانا ہو تو اس کی امی کے پاس

آنا چاہیے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب وہ نداچچی کو اپنا سارا مسئلہ بتا چکی تھی جس پر انہوں نے ایک بھرپور مسکراہٹ آئلہ کی طرف اچھالتے ہوئے کہا

"""اچھا بیٹا، میں جا کر دیکھتی ہوں اسے،، لے جانے گا وہ تمہیں""" انہوں نے اسے اطمینان دلایا۔

اور اٹھ کر حازم کے کمرے میں جانے لگی،

آئلہ بھی ان کے ساتھ کمرے سے نکلی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Sakhta | By Shera Awais (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے روم میں ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑی اپنے 19 انچ کی لمبائی والے خوبصورت بالوں کو سلیقے سے سیٹ کرتی پونی ٹیل بنا چکی تھی اور خود پر ایک بھرپور نظر ڈال کر پیڈ سے اپنی چادر اٹھا کر اوڑھنے لگی،،

اس نے چادر اوڑھ کر پھر سے آئینے کیطرف رخ پھیرا کہ دروازہ ناک ہوا،،

وہ دروازہ کھولنے آئی تو باہر حازم تھا وہ انتہائی خوش مزاجی اسے جلدی ریڈی ہونے کا بول رہا تھا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک لمحے کو اس نے گہرائی سے آئلہ کے قدرتی حسن سے چہرے کو دیکھا،، بھرپور، انتہائی خوبصورت،

آئلہ کو اسکی حرکت ذرا عجیب لگی کہ اسے، حازم کے چہرے پر چھائے والی بات پر غصے کے کوئی تاثرات نظر نہیں آئے، جنکی وہ توقع کر رہی تھی۔

خیر وہ سر جھٹکتے واپس روم میں جا کر ڈریسنگ ٹیبل سے اپنا کلچ اٹھا کر باہر آئی،

حازم نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے استفسار کیا کہ چلیں؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جس پر آئلہ نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ چل دی۔

انکی کار کالونی سے نکل کر اب مین روڈ پر تھی، کار میں چھائی خاموشی کو آئلہ نے توڑا "یہ تم آج کل مجھ پر زیادہ مہربان نہیں ہو رہے؟"

نہیں، ایسی تو کوئی بات نہیں، تمہیں ایسا کیوں لگا؟ حازم نے سادگی سے پوچھا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"وہ تم نے ابھی تک مجھ سے لڑائی نہیں کی نہ میری مصالحے والی

چائے پر" آئلہ نے کافی دیر آبزرو کرنے کے بعد اپنے دماغ میں اٹھنے

والا سوال آخر پوچھ ہی لیا،

محترمہ اب تو میں تم سے اپنے سارے بدلے ایک"

"ساتھ اور بڑے زبردست طریقے سے پورے کروں گا

اس نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا،

آئلہ نے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا، پھر ایک خیال

کے تحت، انتہائی رازداری والے انداز میں اس سے مذاق میں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Sakhta | By Shera Awais (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سوال کیا کہ،"" کہیں تم مجھے اپنی سچ مچ کی بیوی بنا کر بدلے لینے کا تو

" نہیں سوچ رہے؟؟

حازم کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا،،

" تمہیں کیسے پتہ چلا؟"

حازم ہکا بکا ہو کر پوچھ رہا تھا۔

آئلہ اچھل کر رہ گئی،"مطلب تم سچ میں یہی سوچ رہے ہو؟؟"اس

نے ڈبل حیرانی سے پوچھا،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Sakhta | By Shera Awais (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مطلب تم تکے مار رہی تھیں؟" اب حازم نے آئلہ کی شکل کے " ہو کر پوچھا۔ relax اڑتے رنگ دیکھ کر

آئلہ نے اس کی بات کا جواب دیے بغیر، افسوس بھرے لہجے میں سوال کیا "حازم!! تم کس قدر گھٹیا آدمی ہو،، مجھ معصوم سے میرے ناکردہ گناہوں کا بدلہ لینے کے لیے اب تم نکاح جیسے "مقدس رشتے کا استعمال کروگے؟؟

ہاں بالکل "حازم نے ڈھٹائی سے دانت نکالتے ہوئے کہا،"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور تم نے یہ بھی سوچ رکھا ہو گا کہ میں نکاح کیلئے راضی نہیں ہوؤں" گی، اور تم کوئی سکیم لڑا کر مثلاََ آپی، بھیا، ماما اور بابا کو الٹی سیدھی پٹیاں cheap پڑھا مجھ سے زبردستی نکاح کرو گے،، اور بعد میں اپنا رومینس جھاڑ کر مجھے ستاؤ گے، ہیں نا؟؟" اسنے پورے یقین سے اپنے اندازے،، حازم کے گوش گزار کیے۔

اب کی بار، رنگ حازم کے چہرے سے اڑے تھے، اور وہ سخت حیرانی کے عالم میں بس اتنا ہی پوچھ سکا کہ "" تمہیں کیسے "پتہ چلا؟؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب کی بار، رنگ حازم کے چہرے سے اُڑے تھے،

اور وہ سخت حیرانی کے عالم میں بس اتنا ہی پوچھ سکا کہ

"تمہیں کیسے پتہ چلا؟؟""

""مطلب تم سچ میں یہ سب کرنے والے تھے؟؟""

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ نے افسوس بھرے لہجے میں صدمے سے کہا۔

"ہاں، بٹ تمہیں کیسے پتہ چلا، بتاؤنا؟"

اسکی سُوئی ابھی بھی یہیں اٹکی ہوئی تھی،،

وہ اسے حیران ہو کر دیکھ رہا تھا۔

اسے لگا کہ وہ اس کی سوچیں پڑھنے لگی ہے۔

تم کس قدر گھٹیا انسان ہو،،،"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

""ابھی تک تو میں صرف اندازہ لگا رہی تھی۔

حازم اس کی بات سن کر ریلیکس ہوا۔

"اوہ۔۔ تو محترمہ کے اندازے تھے یہ،،"

حازم اب بالکل نارمل تھا،

""ویسے تمہیں شرم نہیں آرہی اپنے اس قدر گھٹیا ارادوں پر؟؟""

آئلہ نے تجسّس سے حازم کے چہرے پر شرمندگی کے آثار

ڈھونڈتے ہوئے پوچھا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شرم بھلا کس بات کی نکاح کرنا کونسی غلط بات ہے؟" حازم"

نے آئلہ کا ٹھنڈا، نارمل اور غصے سے پاک لہجہ پا کر،

ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جواب دیے بغیر الٹا سوال داغا۔

بے شک نکاح کرنا کوئی غلط بات نہیں، ""

پر تمہارا یوں گھٹیا ارادے بنانا، اور نکاح جیسے رشتے

"" کو استعمال کرتے ہوئے ان کی تکمیل کرنا بے حد غلط بات ہے،

آئلہ نے انتہائی سیریس ہو کر لیکچر جھاڑا جس سے حازم کی

عقل پر ذرّہ برابر بھی اثر نہیں ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ایک بات میں تمہیں بتادوں کہ یہ تمہاری خوش""" فہمی ہے کہ میں یا میرے والدین کسی بھی صورت تمہارے جھانسے میں آئیں گے یا میرا تم سے زبردستی نکاح کریں گے""" آئلہ اب بالکل سنجیدہ تھی۔

حازم کے پاس اب کہنے کو کچھ نہیں تھا،

وہ لوگ مارکیٹ پہنچ گئے تھے،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ نے گفٹ شاپ سے ماہرہ کے لیے اچھا سا تحفہ خریدا اور مارکیٹ سے اپنے لیے بھی کچھ چیزیں خریدیں۔

حازم شاپنگ کے دوران چپ چاپ، خاموشی سے اسکے ساتھ چلتا رہا۔

وہ لوگ گھر پہنچے تو حازم اپنا خراب موڈ لیے سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ آئلہ اپنی شاپنگ دکھانے ندا چچی کے پاس چلی گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہاں روم میں شہزاد چچا بھی تھے،

آئلہ نے ہنسی خوشی اپنی ساری شاپنگ دکھائی اور چچا، چچی سے داد بھی وصول کی۔

ساتھ ہی اس نے اپنی اور حازم کی ساری گفتگو من و عن، چچا، چچی کے گوش گزار کر دی۔ مزید کچھ باتیں کر کے، دونوں کو اللّٰہ حافظ کہتی ان کے روم سے

نکل گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب آئلہ نے بھی تو حازم کو سبق سکھانا تھا۔

✌ ✌ ✌ ✌ ✌

وہاں حازم اپنے کمرے میں لیٹے، افسوس سے مرا جا رہا تھا کہ آخر اس نے آئلہ کے متعلق ایسا سوچا ہی کیوں اور اگر سوچ ہی لیا تھا تو اعتراف کی کیا ضرورت تھی!!

آخر کو وہ مکر بھی سکتا تھا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر اس نے سوچا چلو کوئی نہیں آئلہ کا پیچھا چھوڑ دیتا ہوں، مجھے شادی ہی تو کرنی ہے،،

کسی اور سے کر لوں گا!!

بھلا مجھے لڑکیوں کی کوئی کمی ہے،،

ویسے بھی آئلہ جیسی چھِتی اور چنڈال لڑکی کے ساتھ میں ساری زندگی کیسے گزارتا!!

اچھا ہی ہوا جو اسے سب پتہ چل گیا۔۔!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ سب سوچتے سوچتے دل کے کسی کونے سے آتی آوازوں نے اسے حیران کر دیا۔

❤ اسے محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اس کا دل نکال کر اس کے سامنے کھڑا کر دیا ہو،،

اور اسے چیخ چیخ کر بتا رہا ہو کہ

!!ہاں،، خوب کہی تم نے میاں کہ کسی اور سے شادی کر لو گے۔۔"

اپنے آپ سے پوچھو کہ کیا تم اس کے بغیر سکون سے رہ سکتے ہو؟؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب تک دن میں اسے چار دفع دیکھ نہ لو تو تمہارا دن نہیں گزرتا،،

جب تک اس سے لڑائی نہ کر لو یا اس کی کسی شرارت کا نشانہ نہیں بنتے تو تمہیں چین نہیں ملتا،،

چوبیس گھنٹے اس کی کسی حرکت کا بدلہ لینے کی سکیم سوچنے کے بہانے اسے سوچتے رہتے ہو،،

خود سے پوچھو کہ وہ تمہارے لیے کتنی اہمیت رکھتی ہے۔۔!!"

پسینے کے ننھے قطرے اس کے ماتھے پر نمودار ہونے لگے،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!!..وہ خود اپنے آپ پر حیران تھا

!!آگہی کا لمحہ آیا اور گزر گیا۔۔

اس پر اس کے دل میں چُھپی آئلہ کے لیے بے پناہ محبت کا راز آشکار ہوا۔

وہ اب تڑپ کر رہ گیا تھا کہ انجانے میں وہ آئلہ کے لیے بہت کچھ برا سوچ چکا تھا اور اسے آئلہ کو جلد از جلد منانا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھا کہ جو اپنی غلطی کا احساس ہونے پر بھی معافی کے لیے آگے نہ بڑھیں۔

اب اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ وہ آئلہ کو صبح ہی جا کر منائے گا اور اس سے اپنے کیے کی معافی مانگ کر، بالکل صاف نیت سے اور محبت سے نکاح کے مناؤں گا۔۔

"اگر وہ پھر بھی نہیں مانی تو،"

ایک منفی سوچ نے اس کا دل دہلایا۔

کیونکہ اب کسی بھی قسم کی زبردستی کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور آئلہ کی خوشی کے خلاف جانا بھی اب اسکے بس میں نہیں تھا۔

وہ خود پر ابھی تک بہت حیران تھا کہ کیسے چند لمحوں میں کی دنیا، اس کے خیالات، سوچ، ❤ اس کے دل ترجیحات سب کچھ بدل گیا تھا۔

پر وہ اس نئے احساس کے زیر اثر بے حد مسرور بھی تھا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خود پر حیرت اور تعجب کے باوجود بھی ایک دھیمی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر جم گئی۔

تھا کہ الگ ہی انداز میں دھڑکنوں کو دوڑا رہا ❤ دل تھا۔

اور وہ بے ساختہ، بے تحاشا اس کے متعلق خوش کن خیالات میں گھر گیا اور مسلسل اسے سوچتا چلا گیا۔

وہ اس کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، بات کرنا اور ہر انداز ایک نئے طرز سے یاد کر رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

https://crazyfansofnovel.com/

fb.me/CrazyFansOfNovel

اسکا چہرہ تھا کہ حازم کے تصورات پر چِپک کے رہ گیا تھا۔

جو بھی تھا،

پر اب وہ سونے کے قابل نہیں تھا،

آئلہ نے بری طرح اس کے حواسوں پر قبضہ کر لیا تھا۔

وہاں آئلہ میڈم نے کمرے میں داخل ہوتے ہی اپنی آپی کو فون لگایا اور حازم کی عقل ٹھکانے لگانے کا پلان بتایا جو وہ کچھ دیر پہلے اپنے چچا چچی کے ساتھ مل کر بنایا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Sakhta | By Shera Awais (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ساتھ ہی اس کے متعلق فرحان بھائی کو بھی کال کر کے ساری بات بتائی اور ساتھ میں ان سے پلان پر عملدرآمد بھی کی، جسے اس request کرنے کے لیے مما بابا کو کنوینس کرنے کی کے بھائی نے بخوشی مان لیا۔

اس کے بعد باری تھی پلان کے سب سے اہم حصے کو انجام دینے والے میمبر کو اعتماد میں لانے کی۔۔!!

سو۔۔اس نے فوراً سے پہلے اپنی خالہ کے بیٹے اظفر کو کال ملا کر ساری بات بتائی،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کا کزن ہونے کے ساتھ ، بچپن سے ہی،

اسکا بہت اچھا دوست بھی تھا۔

یہ سب کرکے وہ سکون سے سونے کی تیاری کرنے لگی،،

وہ اس بات سے یکسر بے خبر تھی کہ حازم کا قرار اور اس

کی نیند وہ بہت اچھے سے اپنی تحویل میں لے کر خود آرام و سکون سے

سونے لگی ہے۔

اگر وہ حازم کی موجودہ حالت سے باخبر ہوتی تو اس وقت اس

نے لڑیاں ڈالنی تھی۔۔!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حازم نے اللہ اللہ کر کے رات گزاری،۔۔

وہ بمشکل ایک،،دو گھنٹے ہی سویا ہو گا۔

صبح خلافِ معمول وہ جلدی اٹھا اور فجر کی باجماعت نماز بھی ادا کی ورنہ اکثر وہ فجر کی تو قضاء نماز ہی پڑھا کرتا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ناشتہ کرنے آیا تو پہلی مرتبہ دانستہ ہی ادھر اُدھر آئلہ کی تلاش میں نظریں دوڑا رہا تھا کہ آئلہ سیڑھیوں سے اترتی ہوئی دکھائی دی،،

وہ میرون کلر کی فلیرڈ کُرتی،

گولڈن کلر کے دوپٹے اور ہم رنگ کیپری زیب تن کئے،

حازم کے دل کے کی حالت سے بے پرواہ اس کی دھڑکنیں مزید تیز کر رہی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنے اوپر طاری اس عجیب کیفیت سے نکلتا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ اس پر ایک ناراض نگاہ ڈالتی کچن کی طرف بڑھ گئی اور اپنی چچی کو اللہ حافظ کہتی گھر سے باہر نکل گئی،

حسبِ معمول ماہرہ اپنے ڈرائیور کے ساتھ گیٹ پر موجود تھی۔

آئلہ نے کار میں بیک سیٹ پر ماہرہ کے ساتھ بیٹھتے ہوئے برتھ دیں اور ساتھ میں اپنے ہاتھ میں موجود wishes ڈے کی ڈھیروں خوبصورت سا تحفہ اسے تھمایا۔

جس پر ماہرہ نے اسے تہے دل سے "شکریہ" کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہاں حازم کی نظروں میں بار بار آئلہ کے چہرے کا ناراض تاثر، ٹھہر سا گیا تھا۔

وہ بے دلی سے ناشتہ کر کے اٹھا اور بوجھل قدموں سے چلتا آفس جانے کی تیاری کرنے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جب گھر آیا تو آئلہ گھر پر نہیں تھی،،

ماہرہ نے اپنے گھر میں اپنی دوستوں کے لیے برتھ ڈے پارٹی ارینج کی تھی اور شاید اسی سلسلے میں آئلہ یونیورسٹی سے سیدھا اس کے ساتھ اس کے گھر ہی چلی گئی تھی۔

حازم نے ادھر اُدھر، اندر باہر اسے ڈھونڈا،،

جب کہیں نہیں دکھائی دی تو تھک ہار کے آخر امی سے پوچھا۔

امی نے بتایا کہ وہ ماہرہ کے ہاں گئی ہے،،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Sakhta | By Shera Awais (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے ان کے لہجے میں ناراضگی محسوس ہوئی، تو پوچھا "امی کیا آپ ناراض ہیں مجھ سے؟"

"ہاں بیٹا ایسا ہی سمجھ لو۔۔"

انہوں نے بغیر لگی لپٹی کہے، سیدھا سیدھا جواب دیا۔

لیکن کیوں؟" اس نے تڑپ کر پوچھا کیوں کہ وہ بچپن سے ہی اپنی" امی کے لیے بہت حساس تھا اور ان کی ناراضگی برداشت کرنا تو اس کے بس میں ہی نہیں تھا۔

،...مجھے آئلہ نے کل، تمہاری نکاح کی خواہش کے پیچھے چھپی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہاری نیک نیتوں کے متعلق بتایا،

یقین کرو بے حد افسوس ہوا مجھے وہ سب سن کر،،

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تمہاری سوچ اس حد تک گر سکتی ہے،"حازم کی امی نے جی بھر کر اسے شرمندہ کیا اور وہ حقیقتاً بہت شرمندہ لگ رہا تھا۔

وہ اپنی امی کی بات سن کر ایک لمحے کی بھی دیر کیے بغیر بولا "امی پلیز۔۔!! مجھے معاف کر دیں،،وہ تو میں نے غلطی سے وہ سب کہ دیا تھا،،یقین کریں میں بہت شرمندہ ہوں اپنی اس حرکت پر اور میں آئلہ سے معافی بھی مانگنا چاہتا ہوں، پر پلیز آپ مجھ سے ایسے ناراض مت ہوں،" اس نے بہت عاجزی سے کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا، یقیناً تمہاری معافی کی اصل حقدار تو آئلہ ہے،، بہت بری"
طرح دکھایا ہے تم نے اس بچی کا، "ندا نے اسے مزید
شرمندہ کیا۔

جی امی۔۔! میں کہہ رہا ہوں ناکہ اس سے معافی مانگوں گا، اچھا چلیں"
اب میں چلتا ہوں مجھے کچھ کام ہے، "یہ کہہ کر وہ سیدھا اپنے
روم کی طرف بڑھا۔

آئلہ کے واپس آنے کے بعد حازم نے اس سے بات کرنے کی
کوشش کی تو اس نے فوراً اس کی کوئی بھی بات سننے سے انکار کر دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب حازم زبردستی تو کچھ کہ نہیں سکتا تھا سوچپ چاپ اپنے روم کی طرف چل دیا۔

حازم دو دن تک یوں ہی اس کے آگے پیچھے پھرتا رہا پر آئلہ نے بھی اسے گھاس نہ ڈالنے کی قسم کھا رکھی تھی۔

پھر حازم کو کسی ضروری میٹنگ اور چند ایک دوسرے ضروری کاموں کے سلسلے میں کچھ دن کے لیے آؤٹ آف سٹی جانا پڑا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہاں جا کر بھی آئلہ مکمل طور پر اس کے خیالات کا لازمی حصہ بنی رہی۔

وہ اسے منانے کے مختلف آئیڈیاز کے متعلق بھی بہت کچھ سوچتا رہا۔

جب حازم واپس گھر آیا تو اس کی تایا اپنی فیملی سمیت عمرہ کر کے گھر واپس آچکے تھے، اس لیے گھر میں کافی رونق لگی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سب لوگوں سے مل ملا کر اپنے روم میں آیا۔

دوپہر کا وقت تھا، اس نے کھانا بھی اپنے روم میں ہی منگوا کر کھایا۔

اور تھکن اتارنے کی غرض سے بیڈ پر لیٹ گیا۔

آئلہ بدستور اس کے تصورات کا حصہ بنی ہوئی تھی۔

گھر آنے پر بھی اسے آئلہ نہیں نظر نہیں آئی، شاید وہ اپنے روم میں تھی۔

اس کے متعلق سوچتے سوچتے وہ پھر سے سو گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عجیب معاملہ تھا کہ کبھی وہ اس کے ذہن سے ایسے کھیلتی کہ منٹوں میں اسے نیند کی وادیوں میں دھکیل دیتی اور کبھی حازم کے چاہنے کے باوجود اس کی آنکھوں سے نیند کھینچ لیتی۔

وہ شام کو اٹھا تو فریش ہو کر باہر آیا۔

آئلہ کے علاوہ سب لان میں بیٹھے شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے بھی سب کو جوائن کیا۔

باتوں کے دوران ہی اسے اندر سے آئلہ آتے دکھائی دی،

آئلہ سب کو السلام وعلیکم کہتی فرحان کے پاس آئی اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا،،

بھائی۔۔! میں نے اظفر سے بات کرلی ہے، ان کو میرا اپنی پسند سے برائیڈل ڈریس لینے پر کوئی اعتراض نہیں اس لیے "آپ مجھے ابھی شاپنگ پر لے کر چلیں۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جہاں فرحان آئلہ کی بات مانتے ہوئے اسے جلدی سے شاپنگ پر جانے کے لیے تیار ہونے کا کہہ رہا تھا وہیں حازم کا حیرت کے مارے آنکھیں جھپکانا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

آئلہ چہکتی ہوئی اپنا فون، چادر اور پرس اٹھانے اپنے روم کی طرف بھاگی۔

حازم نے بہت مشکل سے،،

،اپنے شدت سے دھڑکتے دل کو سنبھالتے ہوئے۔۔۔

!!اپنے لبوں کو جنبش دی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اپنے دماغ میں آتا سوال کہ ڈالا۔۔۔

"یہ آئلہ برائیڈل ڈریس کی کیا بات کر رہی تھی؟؟ کس کی شادی ہے۔"""

"ارے بیٹا تمہیں نہیں پتہ؟؟ آئلہ اور اظفر کا نکاح ہے اگلے ہفتے۔۔"

لو۔۔!!

یہاں سب کی تیاریاں عروج پر ہیں اور تمہیں علم ہی نہیں۔۔!!

پھر تو تم نے اس کی بات پکی ہونے کی مٹھائی بھی نہیں کھائی ہو گی۔۔

صبر کرو۔۔

یہیں بیٹھے رہو،،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں ابھی تمہارے لیے تمہارے فیورٹ گلاب جامن لاتی ہوں۔" حازم کی نائلہ تائی نے حازم کے سوال سے بڑھ کر اس کے سارے جوابات ایک ہی سانس میں دیے۔

حازم وہیں بیٹھے بیٹھے خود کو ختم ہوتا محسوس کر رہا تھا۔

اس کی پہلی محبت اس کے اظہار کرنے سے پہلے ہی کسی اور کی ہونے جا رہی تھی۔

اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ایک لمحے کی دیر کیے بغیر اندر کی طرف بھاگا۔

آئلہ اپنے روم سے نکل ہی رہی تھی کہ حازم نے اس کا راستہ روکا۔

آئلہ تم اس نکاح کے لیے انکار کر دو،" اس نے بغیر تمہید کے اپنا" مدعا بیان کیا۔

میرے دماغ پر چوٹ لگی ہے یا چہرے پر پاگل لکھا نظر آرہا" ہے،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جو میں فضول میں اتنا اچھا پروپوزل ریجکٹ کر دوں،" آئلہ نے سلگ کر حازم کے مفت مشورے کو بے مول کرتے ہوئے اپنا جواب دیا۔

!!آئلہ۔۔"

!!میری بات سنو۔۔

دیکھو میں نے کہا تھاناں کہ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو تم اظفر کے لیے راضی کیوں ہوئیں؟؟" حازم اس کی منت کی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہنہ۔۔شادی۔۔!!تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے تھے یا اپنے بدلے پورے کرنے کے لیے ڈھونگ رچانے کی کوشش میں تھے؟؟"

آئلہ نے طنز سے بھرپور لہجے میں اس کو جتایا۔

"آئلہ میں اپنے ان لفظوں کے لیے تم سے معافی مانگتا ہوں، یقین کرو وہ صرف ایک مزاق تھا،

میں سچ میں تمہیں دل سے اپنانا چاہتا ہوں،،

پلیز کیا تم مجھے میری غلطی کے لیے معاف نہیں کر سکتیں؟؟؟؟؟۔"حازم نے لجاجت بھرے لہجے میں، آئلہ سے معافی کی، تقریباً بھیک ہی مانگی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ کو لگا کہ اگر وہ مزید اسے سنتی رہی تو وہ رو دے گی اور فوراً سے پہلے ہی اس کی ہر بات پر ایمان لے آئے گی،،

حازم کی آنکھوں میں، اس کے انداز میں موجود سچائی کو وہ محسوس کر سکتی تھی،

اس کے دل کی حالت بھی عجیب ہو رہی تھی مگر اس نے خود کو سنبھالا اور حازم کو اپنے راستے سے ہٹا کر، بغیر کوئی جواب دیے وہاں سے نکل گئی۔

حازم بے بسی سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہاں آئلہ کا شاپنگ کے دوران دل ہی نہیں لگ رہا تھا اس لیے اسے اچھے سے اچھا ڈریس بھی اسے پسند نہیں آرہا تھا۔

وہ حازم کو ایسے پریشان کر کے خوش نہیں تھی،

جہاں حازم اس کے لیے دیوانہ ہوا جا رہا تھا وہیں وہ بھی اس پر دل ہارے بیٹھی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس اپنی شادی کو یادگار پلس مزید ار بنانے کے چکر میں

اس نے حازم کی حالت خراب کی ہوئی تھی۔

اس کی وہ بدلے والی بات سن کر اسے واقعی برا لگا تھا لیکن اس

کے لیے وہ بات کوئی اہمیت بھی نہیں رکھتی تھی۔

بعد میں اسے حازم کی معصومیت بھری (جنہیں وہ حازم کے

سامنے گھٹیا کہ رہی تھی) سوچوں پر پیار بھی آیا جو اس نے کسی پر ظاہر

نہیں ہونے دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے یہ بات جان کر نہایت خوشی بھی ہوئی تھی کہ حازم سچ میں اس کی حرکتوں سے بہت تنگ تھا اور بے چارے نے ان سے بچنے کا کتنا معصومانہ سولیوشن نکالا تھا۔

وہ، ویسے بھی اسے جان بوجھ کر تنگ کرتی تھی اور اسے ناپسند کرنے کا ڈرامہ کرتی تھی ورنہ حازم تو ہمیشہ سے اس کے دل کی سب سے اونچی مسند پر براجمان تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ واقعی اپنی حرکتوں کے ذریعے اس کی سوچوں کا واحد مرکز بننا چاہتی تھی تاکہ وہ کبھی کسی دوسری لڑکی کے متعلق سوچ ہی نہ سکے اور اس میں وہ سو فی صد کامیاب رہی تھی۔

وہ چاہتی تو بہت پہلے ہی اپنی محبت کا اظہار حازم سے کر سکتی تھی اور اپنی طرف مائل بھی کر سکتی تھی کیونکہ یہ سب اس جیسی اور کانفیڈینٹ لڑکی کے لیے مشکل نہ تھا۔ خوبصورت

مگر پھر بھی اسے اپنی قسمت اور اپنی محبت پر بھروسہ تھا کہ حازم ایک نہ ایک دن خود سے ہی اس سے محبت کرنے لگے گا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اس کا یہ کامل یقین ہی تھا جس نے پلوں میں حازم کے

جذبات کو ایک نیا رنگ دیا تھا۔

اسے ایک آؤٹ لیٹ سے دوسری آؤٹ لیٹ اور ایک

بوتیک سے دوسری بوتیک پھرتے دو گھنٹے ہو چکے تھے،،،

پر اسے کوئی ڈریس ہی پسند نہیں آ کے دے رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرحان بھی اچھا خاصا تپ چکا تھا اور ساتھ ہی میں آئلہ پر غصہ بھی کر رہا تھا،

ایک تو اس کو خود کچھ پسند نہیں آرہا تھا اور اوپر سے نائلہ، ندا یا فرحان کی رائے کو وہ اہمیت نہیں دے رہی تھی۔

فرحان آئلہ کو ڈریسز الٹ پلٹ کر دیکھنے میں مصروف پا کر شاپ سے باہر نکلا۔

اس نے حازم کو کال ملائی اور بوتیک کا نام بتا کر فوراً پہنچنے کا کہا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیونکہ ان خواتین کی عقل پر تو فرحان کو کوئی بھروسہ نہیں تھا اور شاپنگ سے متعلقہ ایسے مسئلے،، حازم کے ایک مشورے پر سالو (solve) ہو جاتے تھے۔

تھا تو وہ شو ڈیزائنر پلس بزنس مین لیکن شاپنگ کے معاملات میں اسکی چوائس کو بہت اہمیت دی جاتی تھی۔

اب حازم بجھے دل کے ساتھ مارکیٹ جانے لگا کیونکہ فرحان نے اسے یہ کہہ کر بلایا تھا کہ ندا پچی بلا رہی ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ویسے تو وہ فرحان کی بات بھی کم ہی ٹالتا تھا لیکن اگر اسے اس کی امی کا حوالہ دے دیا جائے تو وہ پھر وہ بات ماننا تو جیسے اس پر فرض ہو جاتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد حازم اس بوتیک میں تھا جہاں آئلہ صاحبہ اب تک مختلف ڈریسز میں کپڑے نکالنے میں مشغول تھی۔

فرحان اسے لے کر آئلہ کے پاس آیا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ کا موڈ ایک دم بدل گیا،،

تھوڑی دیر پہلے اسے حازم کو پریشان کر کے جو افسوس اور ملال ہو رہا تھا اب وہ حازم کی سڑی ہوئی اور دکھ بھری شکل دیکھ کر اندر تک سرشار کر گیا۔

اس لیے اب وہ مسکرا مسکرا کر کپڑوں کے معائنے کر رہی تھی اور حازم اس کی مسکراہٹ دیکھ کر مزید جل بھن رہا تھا۔

تم یہاں کیوں آئے ہو؟؟" آئلہ نے اس سے پوچھا۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حازم نے فرحان کی طرف دیکھ کر آئلہ کے سوال کا جواب طلب کیا۔

میں نے بلایا ہے اسے، تمہیں تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا کہ کیا لینا" ہے اور دو گھنٹے سے یہاں سے وہاں پھر اپھرا کر میری چٹنی بنادی، اب تم چپ کر کھڑی رہو اور جو بھی جوڑا حازم سلیکٹ کرے گا،، ""چپ چاپ وہی پیک کروانا،، سمجھی؟؟؟؟

فرحان، جو آئلہ کی حرکتوں پر کافی دیر سے بھرا بیٹھا تھا، موقع ملنے پر اچھی خاصی سنانے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ کو فرحان کی تپی ہوئی شکل دیکھ کر بری طرح ہنسی آئی اور وہ اس کے الفاظ کی سختی بھلائے اس کی شکل دیکھ کر پیٹ پکڑ کر ہنس رہی تھی،

کچھ ہنسی تو اسے حازم کی اجڑے عاشقوں والی شکل دیکھ کر بھی آ رہی تھی جس کو باہر نکالنے کا موقع اسے فرحان کی وجہ سے ملا۔

"اب یہ دانت کس خوشی میں نکل رہے ہیں؟؟؟ ایک سوٹ تک تو پسند کرنا نہیں آتا، بس دانت نکلوالو تم سے۔۔۔!!"

فرحان کا پارہ ابھی بھی high تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھائی آپ اتنی دیر سے زچ ہو رہے تھے؟؟؟ مجھے بتا دیتے میں ذرا" جلدی کچھ پسند کر لیتی،""آئلہ نے بمشکل اپنی ہنسی کو بریک لگاتے ہوئے کہا۔

میرا دماغ نہیں خراب جو میں تمہیں جلدی کرنے کو کہتا" ورنہ تم سارا ملبہ مجھ پر ڈال کر کل پھر سے چینج کرانے لاتیں اور میرے کل کے چار قیمتی گھنٹے ضائع ہوتے،""فرحان آئلہ کو اسکی پرانی عادت اچھے سے یاد دلائی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرحان اور آئلہ چپ ہوئے تو حازم ہاتھ میں ایک روز گولڈ کلر کی انتہائی خوبصورت، برائیڈل میکسی فراک لیے ان دونوں کے اپنی طرف متوجہ ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔

آئلہ نے اس کی طرف دیکھا تو لپک کر اس کے ہاتھ سے وہ میکسی لی اور پھٹی پھٹی آنکھیں لیے ستائشی نظر سے اسے دیکھ رہی تھی۔

یقیناً وہ میکسی اسے بے حد پسند آئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

❤□❤□❤□❤□

یقیناً وہ میکسی اسے بے حد پسند آئی تھی۔

آئلہ۔۔وہ میکسی لیے فوراً ڈرائینگ روم کی طرف گئی۔

وہ میکسی پہن کر باہر آئی تو حازم کی نظر۔۔۔جیسے پلٹنے سے انکاری ہو گئیں،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نداچچی اور نائلہ نے بھی حازم کی پسند کو داد دی اور فرحان نے بھی

پہلی مرتبہ بالکل سچی تعریف کر کے آئلہ کا دل خوش کیا۔

اب وہ واپس ڈریس چینج کر کے میکسی پیک کروا رہی تھی۔

حازم کی تو جان ہی نکلی ہوئی اسے ایسے کسی اور کے لئے خوش دیکھ کر،

ہفتہ گزر چکا تھا،

وہ بے تحاشا منتیں کر چکا تھا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بارہا اپنی محبت کا واضح اظہار کر چکا،،

اپنی اس معمولی سی غلطی سے کہیں بڑھ کر وہ اعتراف کرتا رہا اور بار بار آئلہ سے معافی مانگتا رہا،،

لیکن اس وقت تو ساری دنیا اس پر جیسے تنگ ہی ہو گئی تھی،
کسی نے اس کی ایک نہ سنی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Sakhta | By Shera Awais (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ رات کو اپنے بستر پر لیٹا، آج سارے دن کے گزرے واقعات اپنے ذہن میں دہرا رہا تھا۔

ساتھ ہی آئلہ کے نکاح کے متعلق سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہا تھا جو کہ کل ہونا تھا۔

اور پھر سے اسے آج والا واقعہ یاد آیا کہ کیسے آئلہ ہنس ہنس کر اظفر سے باتیں کر رہی تھی اور حازم کو شدید اگنور کر رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر اسے تایا، تائی کا پروٹوکول یاد آیا جو وہ اظفر کو دے رہے تھے۔ جسے دیکھ کر حازم کو پہلی بار اس سے نفرت، جلن، حسد محسوس ہوا۔

دراصل اظفر اپنی فیملی کے ساتھ آج ہی آگیا تھا جبکہ نکاح کل ہونا تھا۔

حازم یہ سوچ سوچ کر کہ آئلہ ہمیشہ کے لیے، کل کسی اور کی ہو جائے گی، اپنا آپ ختم ہوتا محسوس کرتا رہا۔

اس کا ضبط بے بسی کی انتہا پر تھا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آخر وہ ہمت ہار بیٹھا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا،

اس نے ایک آخری کوشش کرنے کی ٹھانی،،

وہ ایک آخری التجاء کرنا چاہتا تھا اور یہ التجاء وہ کسی اور کے سامنے نہیں بلکہ اپنے رب کے حضور پیش ہو کر کرنا چاہتا تھا۔

سو وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور وضو کر کے جائے نماز بچھا کر چند نفل برائے حاجت ادا کرنے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وقت تقریباً رات کے دو بجے کا تھا۔

اب وہ ہاتھ اٹھائے، اپنی گردن کو جھکا کر، اپنی نظریں خالی ہتھیلیوں پر جمائے، اپنی عرضیاں اپنے رب کو سنانے لگا۔

وہ اپنی محبت کو کھونے کے ڈر کے زیر اثر، زاروقطار رو رہا تھا۔

وہ جن جن الفاظ میں اسے اپنے لیے مانگ سکتا تھا، اس نے طلب کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نجانے اس کے لاشعور میں ایک یقین تھا کہ آئلہ اس کی ہے اور کوئی اسے حازم سے نہیں چھین سکتا۔

وہ صبح اٹھا تو سارے گھر میں کافی گہما گہمی تھی، سب یہاں سے وہاں بھاگ رہے تھے،

اصل میں وہ صبح نہیں بلکہ سوا دس بجے اٹھا تھا۔

گھر میں مزید مہمان بھی تھے،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرحان اور اظفر ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے بریڈ اینڈ جیم کے ساتھ انصاف کر رہے تھے،

حازم نے بھی انہیں جوائن کیا۔

بڑی خدمتیں ہو رہی ہیں بہنوئی کی""حازم نے خود کو لاکھ روکنے"" کے باوجود بھی طنز کرنے کرنے لگا۔

ارے کہاں بھائی۔۔!!ابھی تک موقع ہی نہیں ملا،بہنوئی کی" خدمتیں کرنے کا۔"فرحان نے اظفر کو آنکھ مارتے ہوئے کہا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ساتھ میں دونوں نے فلک شگاف قہقہے لگائے، جو حازم کو ایک آنکھ نہیں بھا رہے تھے۔

حازم نے اپنے غصے اور دکھ کر کنٹرول کرتے ہوئے ناشتے کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔

LRI❤

وہ بریڈ کی لاسٹ بائٹ لے رہا تھا کہ آئلہ وہاں سامنے آکر کھڑی ہوئی،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاتھ میں بڑا سا بیگ تھا جس میں غالباً اسکی برائڈل میکسی، ہیلز اور جیولری وغیرہ تھے۔

اس نے ٹیبل پر بیٹھے تمام نفوس کو سلام کیا اور اظفر کی طرف متوجہ ہوئی۔

میں ریڈی ہوں، چلو مجھے بیوٹی پارلر چھوڑ کر آؤ، تم نے بولا تھا تم لے کر جاؤ گے"، آئلہ نے ایک ادا سے کہا۔

حازم کی شکل کے بگڑے زاویے دیکھنے والے تھے، فرحان کی تو یہ دیکھ کر ہنسی چھوٹنے والی تھی کہ اس نے خود پر کنٹرول کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہ کیا بات ہوئی، دولہا خود ہی چھوڑنے جائے گا، دولہے نے خود تیار نہیں ہونا کیا؟؟"حازم پھر سے جلی بھنی پھوپھی بنا ہوا تھا۔

مسٹر حازم!! دلہن کی مرضی وہ جس کے ساتھ بھی جائے،" آپ کون ہوتے ہیں مفت مشورے دینے والے اور بھلا دولہے کی کیا تیاری ہونی ہے۔۔!!ہاتھ منہ دھو کر بس کپڑے ہی تو چینج کرنے ہوتے ہیں"""" ,,, آئلہ نے تڑخ کر جواب دیا جس پر حازم نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

_____&&________&&___

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے آئلہ پر بھی بے تحاشا غصہ آرہا تھا کیونکہ اتنے دن سے وہ اس کی کسی بات کو سیریس نہیں لے رہی تھی،،

اور نہ ہی اپنی ضد سے باز آرہی تھی،،

نہ ہی اس نے حازم کی کسی ریکویسٹ پر کوئی کان دھرے تھے۔

ایک دفع تو اس کا دل کیا کہ آئلہ کو کڈنیپ کرکے، زبردستی ہی نکاح کرلے،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن اس کی تربیت اور کردار اسے اس بات کی اجازت نہیں دے رہے تھے کہ وہ کوئی غلط راستہ اپنا کر اپنی خواہش پوری کرے۔

سو،،وہ اب اپنے دل کو قسمت کے لکھے پر راضی کرنے کی کوششیں کر رہا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں بند ہو کر، یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کبھی تو بار بار خود کو کول ڈاؤن کرنے کی کوشش کرتا کیونکہ آئلہ کے ڈھیٹ اور ضدی پن پر اسے ابھی تک غصہ آرہا تھا اور کبھی اپنے بے حد بے بس ہونے کا سوچ کر بے ساختہ رو دیتا۔

ابھی بھی وہ ٹہل رہا تھا کہ دروازہ ناک ہونے کی آواز سن کر آگے بڑھا،

اپنی ہتھیلی سے آنکھیں رگڑ کر آنسو صاف کیے، ایک گہری سانس اندر کی طرف لے کر خود کو کیا اور دروازہ کھولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باہر فرحان ہاتھ میں ایک زبردست سا ٹو پیس لیے کھڑا تھا۔

اس نے وہ ٹو پیس حازم کے ہاتھ میں دیا اور تیار ہونے کا کہا۔

چونکہ نکاح ظہر کی نماز کے فوراً بعد ہونا تھا اس لیے سب جلد از جلد تیار ہو رہے تھے۔

پر میں نے تو یہ ڈریس نہیں منگوایا،، یہ میرا نہیں ہے!!" حازم نے حیرت سے ڈریس دیکھتے ہوئے کہا،، اس کی آنکھیں ابھی بھی سرخ تھیں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Sakhta | By Shera Awais (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جانتا ہوں تم نے نہیں منگوایا، لیکن یہ تمہارا ہی ہے،،"

آئلہ نے تمہارے لیے آرڈر کیا تھا،"فرحان نے اس کی حیرت کم کرنے کی کوشش کی۔

لیکن آئلہ نے میرے لیے کیوں آرڈر کیا؟؟"اب حازم" مزید سرپرائزڈ تھا۔

وہ تم نے بھی اس کی ڈریس سلیکشن میں ہیلپ کی تھی ناں اس" لیے اس نے یہ تمہارے لیے لیا تھا، تاکہ حساب برابر ہو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جائے۔"فرحان نے آئلہ کی کہی ہوئی لائن اس کے سامنے

رٹ دی۔

فرحان نے آئلہ کی کہی ہوئی لائن اس کے سامنے رٹ دی۔

"بٹ پھر بھی۔۔!!"

تم یہ سوٹ لے جاؤ،،

"میں کچھ اور پہن لوں گا۔۔!!"

اب حازم باقائدہ ضد کرنے لگا تھا۔

"اوہ بھائی۔۔۔!!کیوں اپنی خوشیوں کا دشمن بنا ہوا ہے۔۔"""

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پہن لے یہ سوٹ پھر آئلہ کو پارلر سے تو نے پک بھی کرنا ہے،،"""

"""اور وہاں سے سیدھا ہال میں ڈراپ کرنا۔

دیکھ بھائی، تیرے دل کی حالت میں سمجھ سکتا ہوں،،"

ایک آخری موقع ہے میری بہن کو ایمپریس کرنے کا،،

کیا پتہ!! وہ اپنا فیصلہ بدل دے۔" فرحان نے ایک آنکھ

دباتے ہوئے حازم کو شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ حازم کو لگا کہ وہ اس کی بے بسی کا مذاق اڑا رہا ہے۔

اس لیے اور وہ غصے سے اپنی آنکھیں بڑی کرتا، کھا جانے والی نظروں سے فرحان کو گھور رہا تھا۔

اوہ بھائی تھوڑا ٹھہر کچھ دیر بعد کے لیے بچا کر رکھ لے،،"

اور ہاں۔۔!!میں مہمانوں اور باقی فیملی کو ہال میں ڈراپ کر دیتا ہوں،،

اور اظفر ذرا اپنی تیاری میں بزی ہے،،

آئلہ کی کال آئی ہے کہ وہ ریڈی ہو چکی ہے،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس لیے تم اسے پک کر لینا،،اور جلدی سے ہال پہنچنا،،

"""اس لیے اب جلدی سے ریڈی ہو جاؤ۔

فرحان نے حازم کے غصے کو خاطر میں لائے بغیر اپنی بات جاری رکھی۔

اوہ بھائی میں نے نہیں پک کرنا اسے،،"

تم خود جا کر لے آؤ،،

عجیب بھائی ہو تم،،

کبھی ہونے والے شوہر کے ساتھ بہن کو بھیج رہے ہو،،

اور کبھی بہن کے ایک عدد امیدوار کو لانے کے لیے کہ رہے ہو،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

""یہ سروسز تمہیں خود دینی چاہئیں۔۔بے شرم انسان

حازم نے فرحان کے ڈھیٹ پن اور ایسی اعلیٰ ظرفی کو دیکھ کر کھری کھری سنائی،،

جسکا فرحان کی صحت پر کوئی اثر ہوتا دکھائی نہیں دیا،،

ہاں بھائی،،ہوں میں۔۔۔بے شرم۔۔"

پر میری شرمی کا کوئی علاج نہیں،،

""اس لیے چپ چاپ تیار ہو،اور آئلہ کو لینے جا

فرحان نے بھی ڈھیٹ ہونے کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے حازم کو مزید جلایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس سے پہلے کہ حازم انکار کا کوئی اور جواز پیش کرتا۔۔۔

اس کی امی وہاں آگئیں۔

ارے،، فرحان بیٹا تم نے ابھی تک حازم کو اس کے"

کپڑے ہینڈ آور نہیں کیے؟؟؟

جلدی دو اس کو اور نیچے چلو،، سب تمہارا ویٹ کر رہے پہلے ہی

اتنی دیر ہو چکی ہے،،"انہوں نے فرحان کے ہاتھ میں ڈریس

دیکھتے ہوئے، جو حازم اسے واپس تھما چکا تھا، عجلت میں کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فرحان، وہ ڈریس حازم کے ہاتھ میں دوبارہ سے تھما کر جلدی

سے کھسک گیا،،

بیٹا تم بھی ذرا جلدی ریڈی ہو،،،"

آئلہ کو بھی پک کرنا ہے تم نے،،

وہ کب سے انتظار کر رہی ہے،،

"!!اسے جلدی سے لے کر ہال پہنچو۔۔

ندا اسے آرڈر دیتی وہاں سے چلی گئیں۔

حازم تنتناتا ہوا واشروم میں گھسا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور شاور لے کر ڈریس چینج کیا۔

وہ حالانکہ بالکل دل سے تیار نہیں ہوا تھا،،

ایسی تھی کہ دیکھنے والوں کے look مگر پھر بھی اس کی فائنل

جذبات مشتعل کر دیتی۔

بلاشبہ وہ بے تحاشا حسین لگ رہا تھا،،

وہ کار کی کیز اٹھائے روم سے باہر نکل گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ پارلر پہنچا تو وہاں تیار ہوئی آئلہ، قیامت ڈھا رہی تھی،

وہ وہاں ایک صوفے پر بیٹھی تھی،

حازم اس کے قریب گیا،،

وہ اپنی ناراض نظروں سے اس کا بھرپور جائزہ لے رہا تھا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دل تھا کہ پھر سے بے لگام دوڑنے لگا،،

اس پل دونوں کی حالت ایسی ہی تھی،،

آئلہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو چکی تھی،،

وہ دونوں ایک دوسرے کی نظروں میں بے ساختہ اپنی اپنی
محبت کی کہانی سناتے گئے،،

ایک سحر تھا کہ جس نے دونوں کو مضبوطی سے جکڑ لیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ سحر تب ٹوٹا کہ جب آئلہ نے پزل ہو کر اپنی نظریں نیچے جھکائیں،،

حازم کی ہارٹ بیٹ پھر سے اس کی اس ادا پر بے ترتیب ہوئی۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنا کنٹرول کھو کر کوئی گستاخی کرتا،،

اس نے اپنی نظریں آئلہ سے ہٹا کر اسے چلنے کو بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ اثبات میں سر ہلاتی اس کے ساتھ، اس کا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگی۔

آئلہ کے نرم ہاتھوں کا لمس اسے عجیب سا احساس بخش رہا تھا۔

وہ بیک وقت اس کے انداز سے اپنائیت اور اجنبیت محسوس کر رہا تھا۔

حازم نے جواب طلب نظروں سے آئلہ اور یکجا ہاتھوں کو دیکھا۔

وہ میں ہائی ہیلز میں کمفرٹیبل نہیں رہتی ناں،،"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس لیے بیلنس نہیں ہو پا رہا صحیح سے،،

""اس لیے اپنے ہاتھ کا سہارا لینے دو مجھے۔

آئلہ نے اس کی نظروں کا مفہوم پا کر جواب دیا۔

حازم اس کی بات سمجھتے ہوئے مضبوطی سے اپنا ہاتھ تھامے آگے بڑھ گیا۔

______$$$_____

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دونوں کار میں بیٹھ چکے تھے،

آئلہ آج بھی فرنٹ سیٹ پر اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔

حازم ابھی بھی شکوہ کناں آنکھوں سے اس کے دل پر وار کر رہا تھا۔

تم نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ،، کیا تھا جو تم مجھے" معاف کر دیتیں۔" وہ اپنی طرف سے ایک بھرپور شکایت کرتا گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔

آئی تھنک۔۔۔!! تم نے کچھ ایسا نہیں کیا جس کے لیے تمہیں معافی" کی ضرورت ہو۔۔۔۔!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور میں نے بھی تمہارے ساتھ کچھ برا نہیں کیا جس کے لیے تم

""مجھ سے شکایت کرتے پھر رہے ہو۔۔

آئلہ نے چہرے پر معصومیت بھرے انجان ہونے کے

تاثرات پیدا کرتے ہوئے پر سوچ انداز میں کہا۔

اوہ۔۔رئیلی،، یہ تم نے طنز کرنے کا اور مقر نے کا"

کوئی نیا طریقہ ڈھونڈا ہے۔۔"حازم نے تپ کر کہا۔

میں طنز نہیں کر رہی،، "

آئی مین....!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بات جس کے لیے تم نے ایک ہفتے سے معافیاں مانگ مانگ کر میرے کام پکائے ہوئے ہیں،،

اس میں معافی مانگنے کی کوئی تک ہی نہیں بنتی،،

اب اتنے اتنے سے مذاق تو کزنز میں ہوتے رہتے ہیں،،

اس لیے میں نے تمہیں معاف نہیں کیا کیونکہ اس بات کے لیے میرے لحاظ سے تو معافی مانگنا بنتا ہی نہیں تھا،،ہی ہی ہی""

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ نے اپنے دانت نکالتے ہوئے، اپنی ایک بالکل ہی نئی لاجک حازم کے سامنے پیش کی۔

حازم کے کان تک غصے سے سرخ ہو چکے تھے،،،،

یہ بات تم مجھے اب بتا رہی ہو۔۔۔!!!! تمہیں شرم نہیں آتی؟؟؟ ایک ہفتے سے اس بات پر تم مجھ سے تگنی کا ناچ نچوا رہی ہو!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوہ۔۔مسٹر۔۔!!میں نے تمہیں دعوت نہیں دی تھی کہ تم"

میرے ترلے کرو،،،

،اب چپ چاپ کارڈرائیور کرو اور میرا موڈ خراب مت

کرو،،

!!!اور خبردار میرے نکاح کے حوالے سے کوئی بات کی تو۔۔۔

یہ میرا پرسنل میٹر ہے،،

"'میری مرضی میں کسی سے بھی کروں۔۔۔

آئلہ نے حازم کو چپ کرانے کی اپنی سی کوشش کی۔

!!!یہ بھی خوب کہی تم نے کہ تمہارا پرسنل میٹر ہے۔۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور یہاں جو میرے دن رات میرے لیے عذاب بنے ہوئے

ہیں،،

ان کا کیا۔۔!! آئلہ اللہ نہ کرے۔۔! اللہ نہ کرے۔۔! کہ تمہیں وہ

اذیت ملے۔۔ جس سے میں گزرا ہوں،،

وہ بھی تمہارے لیے۔" حازم نے انتہائی کرب سے کہا۔

آئلہ، حازم کے چہرے پر درد دیکھ کر محظوظ ہوئی،،،

اپنے بے حد خوشنصیب ہونے کا یقین کیا اور ساتھ میں اس

بات پر دل ہی دل میں اللہ کا ڈھیروں شکر ادا کیا،، کہ اس نے

کیا پیار کرنے والا شخص اس کے نصیب میں لکھا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آمین..!اور تم بھی حوصلہ رکھو،،"

"""تمہیں تمہارے صبر کا صلہ ضرود ملے گا

آئلہ نے شرارت سے حازم کی طرف دیکھ کر کہا،،

وہ اس کے چہرے پر چھائے ان شریر تاثرات کا مطلب نہیں سمجھ پایا۔

وہ لوگ ہال پہنچ چکے تھے،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ہمارے اس بدھو سے حازم کا دل آئلہ کو کھونے کے خوف سے دھک دھک کر رہا تھا،

یقیناً اس بار اس نے اپنے نام کے مطلب یعنی "ہوشیار اور دانا" ہونے کا کوئی مظاہرہ نہیں کیا،

ایک گھر میں رہتے،،

اسے اپنے خلاف ہونے والی سازشوں کی بھنک بھی نہیں پڑی اور ایک یہ آئلہ ہے کہ جس نے حازم کے بن بتائے ہی اس کے اندر تک کے راز جان لیے،، اس کی سوچیں تک پڑھ لیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حازم کار سے نکل کر دوسری سائیڈ پر آیا،،

آئلہ کی کار سے نکلنے میں مدد کی،، کیونکہ ڈریس ذرا زیادہ ہی ہیوی تھا اور اسے خود سے نکلنے میں مشکل ہو رہی تھی۔

پھر آئلہ ویسے ہی اس ہاتھ تھامے چل رہی تھی کہ ایک خیال کے تحت،، اس نے اپنا بازو، حازم کے بازو سے کراس کیا،، اور کسی loving couple بہت ہی کی طرح چلنے لگی،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حازم اس کی ان عجیب حرکتوں پر جتنا حیران ہوتا وہ کم تھا۔

وہ لوگ ہال میں اینٹر ہوئے تو سب ہاتھوں میں پھولوں کی پلیٹیں لیے ان پر پھول نچھاور کر رہے تھے،

اس مجمعے میں اظفر بھی شامل تھا جو مسکراتے ہوئے شرارت سے حازم کو دیکھ رہا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Sakhta | By Shera Awais (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادھر ادھر سے آئلہ اور حازم کے کزنز اور آئلہ کی فرینڈز کی ہوٹنگ کا شور بھی بلند ہو رہا تھا۔

,,حازم بے حد حیران ہو رہا تھا

اس کے لیے، نکاح کے پیپر پر سائن کرتے وقت، یہ یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ اس کی ہر دعا ایسے بھی قبول ہو سکتی ہے۔

وہ دل سے اللہ کا شکر گزار تھا کہ آئلہ ہمیشہ کے لیے اس کی ہو گئی۔

اور تو اور اسے سب کا یہ سرپرائز بھی بہت پسند آیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جو بھی تھا آئلہ نے اسے بہت ستایا تھا،،

اس لیے اسکی ایک کلاس لینا تو بنتا تھا،،

اس لیے اس نے نکاح کے بعد۔۔ آئلہ کو بہت اگنور کیا،،

کے کہنے کے علاوہ، photographer سارے فوٹو سیشن میں بھی
اس نے ایک دفع بھی آئلہ کی طرف نہیں دیکھا،،،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ بس اپنی یوں نظر انداز ہونے پر جلی بھنی بیٹھی تھی،،

تھوڑی دیر پہلے والی ایکسائیٹمنٹ اب غصے میں بدل گئی تھی۔

سارے مہمان بھی جا چکے تھے۔

گھر واپس آنے کے بعد بھی حازم نے اسے کوئی لفٹ نہیں کرائی

بلکہ اسے وہیں ہال میں چھوڑ کر خور اکیلا ہی گھر واپس آیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

https://crazyfansofnovel.com/

fb.me/CrazyFansOfNovel

آئلہ کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ حازم کا کلیجہ نکال کر چبا ڈالے۔

وہ سب تقریباً شام کو گھر پہنچے،،

حازم نے گھر آتے ہی سب سے پہلے چینج کر کے شکر کے نوافل ادا کیے اور پھر گھر سے باہر اپنے دوستوں کو ٹریٹ دینے نکل گیا،،

کیونکہ تھوڑی دیر پہلے والے نکاح کی پکچرز وہ اپنے واٹس ایپ اسٹیٹس پر اپلوڈ کرنے کی غلطی کر چکا تھا جس پر اس کے دوستوں نے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مبارکباد کے ساتھ ٹریٹ کی فرمائش کر کر کے دماغ

چاٹ لیا۔

____&&&____

یہاں آئلہ، حازم کا اپنے پاس آنے کا انتظار کر رہی تھی تا کہ وہ اس

کے ایسے اگنور کرنے پر اس کا سر پھاڑ سکے،

!!پر حازم میاں کہاں ہاتھ آنے والے تھے۔۔۔

حازم تو گیارہ بجے گھر واپس آیا،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ امی کو کہہ کر گیا تھا کہ اس کا رات کے

کھانے پر ویٹ نہ کیا جائے کیونکہ وہ دوستوں کے ساتھ باہر

سے ہی ڈنر کر کے آئے گا۔

اس لیے امی سمیت سب سو رہے تھے اور وہ سیدھا اپنے روم

میں گیا رہ،،

ہاتھ منہ دھو کر فریش ہوا اور آکر بیڈ پر لیٹ گیا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے ایسے لیٹے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اسے نے سوچا کیوں نا ایک حاضری آئلہ بیگم (اب تو وہ اس کی بیگم ہی تھی) کے پاس لگالی جائے۔۔!!

یہ خیال آتے ہی وہ اٹھا،،

ٹائم دیکھا تو پونے بارہ ہو رہے تھے۔۔

وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آئلہ کے روم کی طرف بڑھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس کے روم کی طرف گیا تو دروازہ کھلا اور لائٹس آن تھیں،،

آئلہ یہاں سے وہاں، ناک منہ پھلائے اپنے روم میں ہی ٹہل رہی تھی۔

حازم آرام سے روم میں گیا اور دروازہ اندر سے لاک کر لیا۔

آئلہ کا تو اسے دیکھ کر پارہ ہی چڑھ گیا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گویا وہ اس ہی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی اور جیسے اسے یقین تھا اس کے آنے کا۔۔!!

"اب کیوں آئے ہو یہاں ؟؟؟ ہیں۔۔۔!! بتاؤ؟؟؟"

❤LRIقبول ہےPDI □ ❤LRI اور اترا کیوں رہے ہو اتنا۔۔۔!!! تین دفع ""کیا بول دیا۔۔ تمہارے تو مزاج ہی نہیں مل رہے PDI □

آئلہ نے حازم کو دیکھتے ہی اپنا سارا غصہ نکالا،،

اس نے یہ سب کہتے ہوئے اپنا لہجہ سخت اور آواز دھیمی رکھی،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ہر لفظ خوب چبا چبا کر بول رہی تھی،،

جبکہ حازم اس کی حالت سے بہت محظوظ ہو رہی تھی،،

بس اتنی سی دیر کا نظر انداز ہونا برداشت نہیں ہو رہا،، اور میں نے "

جو پورا ہفتہ تم سمیت ساری فیملی کا یہ رویہ برداشت کیا،،

"وہ تو کسی کھاتے میں ہی نہیں،،، ہیں نا؟؟

حازم نے بھی اسی کی طرح نسبتاً ٹھنڈے لہجے میں اسے جواب

دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

توکیا ہوا۔۔جو تم نے تھوڑا برداشت کر لیا،،"

لوگ تو پتہ نہیں کیا کیا برداشت کر کے شکوہ تک نہیں کرتے اور ایک تم ہو کب سے ایک ہفتے کے رونے روئے جا رہے ہو،، تمہیں تو شکر کرنا چاہیے کہ جو تم چاہتے تھے وہ ہو گیا اور بائی دا وے تم اس وقت میرے روم میں کیوں آئے ہو؟؟؟" آئلہ اپنی اصلی ٹون میں واپس آتی آرام سے کہہ رہی تھی،،

پہلی بات تو یہ کہ میں رونا نہیں رو رہا بلکہ تمہارے دونوں کا" جواب دے رہا تھا اور...

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوسرا یہ میں شکر ادا کر چکا ہوں اور آئیندہ بھی کرتا رہوں گا۔۔اوررررر،۔۔۔۔۔۔۔۔

تیسرا یہ کہ میرا دل چاہ رہا تھا کہ میں اپنی بیگم سے ذرا اچھی سی صلح کرلوں،،

"کچھ اپنی زوجہ محترمہ کی سنوں کچھ اپنی سناؤں۔۔

یہ تیسری بات اس نے آئلہ کے قریب آتے ہوئے، خاصے رومینٹک انداز میں کہی۔

آئلہ پیچھے ہوتی گئی، وہ قریب آتا گیا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آخر پیچھے دیوار آ گئی اور آئلہ دیوار سے جا لگی،،

حازم نے دونوں بازو دیوار پر، اس کے دائیں بائیں رکھ کر فرار کا راستہ بند کیا۔

یہ جورومینس کا کیڑا تمہارے اندر سر اٹھا رہا ہے ناں۔۔!!"

اس کو فوراً مار دو ورنہ تمہارے ساتھ اچھا نہیں ہو گا!!۔۔۔" آئلہ نے اپنی لڑکھڑاتی آواز میں کمزور سی دھمکی دی،،

اس کا سارا کانفیڈینس بھاپ بن کر اڑ گیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا گھبرایا چہرہ حازم کو بہت مزہ دے رہا تھا۔

نہیں آلوڈارلنگ،، یہ کیڑا تو تاحیات مجھ میں زندہ رہے گا،" حازم نے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب لاتے ہوئے کہا،

یہ آلوڈارلنگ کیا ہوتا ہے،،" آئلہ دھیمے سے غصے میں بولی،، "

اسے اپنا یہ نیا نام بالکل پسند آیا تھا۔

تم ہو آج سے میری آلوڈارلنگ،،"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا ناں،، تو ایسے دس اور نام رکھ دوں گا،،"اب وہ اچھی resist اور زیادہ طرح سے اسے ستا رہا تھا۔

لیکن تم مجھ سے ذرا دور ہو کر مجھ resist اچھا ٹھیک ہے۔۔ نہیں کرتی" سے بات کرو ناں۔۔!" آئلہ نے ہار مانتے ہوئے کہا،،

واہ!! تم تو بہت اچھی بچی بن گئی ہو،، ساری باتیں ماننے لگی ہو،، چلو" شاباش اب جلدی سے میرے گال پر ایک کس کر کے صلح کرو،، ورنہ میرے رومینس والے کیڑے نے proper اچھی طرح سے جاگ جانا ہے،، پھر جو کچھ ہو گا،، اس کی "ذمہ دار ہو گی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حازم نے اچھی طرح سے آئلہ کو ڈرایا دھمکایا اور اپنا گال اس کے ہونٹوں کے سامنے کیا۔

آئلہ نے بھی فوراً اپنے نرم ہونٹ اسکے گال پر رکھے کہ کہیں جو وہ کہ رہا ہے سچ مچ میں کر ہی نہ دے،،

اور اپنی جان چھڑانے کی کوشش کی۔

حازم بھی اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کے پیچھے ہوا۔

اس نے اس شرمائی ہوئی آئمہ کو مسکرا کر تھینکس بولا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور جیب سے ایک انگوٹھی نکال کر اسے پہنائی،

ایک محبت اور احترام سے بھرپور بوسہ اس کے ماتھے پر دیا،، اور گڈنائٹ کہہ کر جانے لگا۔

"Listen..!!

آئلہ کی آواز پر وہ دوبارا مڑا۔

تمہارا بھی بہت بہت شکریہ،، اور سوری بھی۔۔ میں نے "بہت تنگ کیا ہے ناں اب تک۔۔"" آئلہ نے نظریں جھکا کر، انتہائی نرمی سے کہا،،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھینکس تک تو ٹھیک تھا بٹ سوری کی ضرورت نہیں۔"حازم" نے مسکرا کر آئلہ کو ہگ کرتے ہوئے کہا اور پھر سے گڈنائیٹ کہتا باہر نکل گیا۔

اب دونوں کی تا حیات خوشیاں ان کی منتظر تھیں۔

اللہ سب کو ایسی ہنستی مسکراتی زندگی عطا کرے۔

ختم شد

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel